

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّهُ لَا يَكُونُ الْإِسْلَامُ إِلَّا بِثَلَاثٍ: بِإِيمَانٍ وَبِعَمَلٍ وَبِقُرْبَانٍ

مسائل

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّهُ لَا يَكُونُ الْإِسْلَامُ إِلَّا بِثَلَاثٍ: بِإِيمَانٍ وَبِعَمَلٍ وَبِقُرْبَانٍ

عقائد

تأليف

پیر حافظ محمد سلمان نقشبندی قادری

تحلیف جامع مسجد نوشہرہ 237 البرٹ روڈ آسٹن برنسنگھم U-K

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب	۱۲ مسائل و ۱۲ عقائد
مصنف	محقق اہل سنت حضرت علامہ سید حافظ محمد زمان نقشبندی قادری
اشاعت	بار اول
تعداد	۱۰۰۰
پروف۔ نمبر	حافظ محمد خالد محمود شیخ علیہ منہ ذی بہاد الدین فون نمبر 508778
گیدنگ ذرا لکھ	
مطبع	مکتبہ نبویہ شیخ بخش روضہ لاہور
قیمت	
مٹے کا پتہ	دارالعلوم ہمالیہ نقشبندیہ۔ نیٹکا کالونی ضلع جہلم

فہرست مضامین

2 اسرارِ حق
12 اہل سنت
12 اہل سنت کے لیے کوئی عمل صالح مقبول نہیں اور جس صالح کے بغیر ایمان مقبول ہے
13 اہل ایمان اور اہل عقل
15 آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 پہلا حصہ
17 اہل امامہ و اہل امامت عقلی و قلبی کے مطابق نماز کے متعلق ۱۲ مسائل صحیح
 نماز میں مردوں کیلئے کالوں تک ہاتھ اٹھانا سنت ہے جبکہ کدھوں
18 خلاف حدیث ہے
18 نماز میں ۶۹ احادیث مبارکہ
21 عقل کا نام
21 احادیث و عقائد
22 کلام خدا و حکام ان کلام صادقین
 نماز میں مردوں کیلئے ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا سنت ہے۔ سینے
24 مردوں کی مانند ہاتھ رکھنا خلاف سنت ہے
24 نماز میں ۶۵ احادیث مبارکہ
26 عقل کا نام
27 احادیث و عقائد
28 کلام خدا و حکام ان کلام صادقین

مسئلہ نمبر ۳ نمازی نماز میں سورۃ فاتحہ سے قبل تسبیح (بسم اللہ شریف)

آہستہ پڑھے، یا اور بلند نہ پڑھے کیونکہ یہ سنت کے خلاف ہے 29

ثبوت میں 29 احادیث مبارکہ

عقلی تقاضہ 32

اعتراضات و جوابات 33

احادیث کثیرہ صحیحہ کے مقابلے میں شاذ حدیث ناقابل عمل ہے 34

چیلنج حاتواہر حاکم ان کلتہ صادقین 34

مسئلہ نمبر ۴ امام کے پیچھے مقتدی کا تلاوت قرآن کرنا سخت منع ہے 35

ثبوت میں آیات بینات 35

ثبوت میں 36 احادیث مبارکہ

عقلی تقاضہ 40

اعتراضات و جوابات 40

اقرار آخلف الامام کے ثبوت میں اقوال صحابہ کرام 42

غیر مقلدین سے ہمارے سوالات 43

چیلنج حاتواہر حاکم ان کلتہ صادقین 44

مسئلہ نمبر ۵ ہر نمازی کیلئے خواہ وہ امام ہو یا مقتدی ہو یا منفرد ہو نماز جہری ہو یا

سری ہو آئین آہستہ کہنا سنت ہے 45

ثبوت میں 45 احادیث مبارکہ

عقلی تقاضہ 49

اعتراضات و جوابات 50

چیلنج حاتواہر حاکم ان کلتہ صادقین 51

مسئلہ نمبر ۶ رکوع میں چاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین کرنا مکروہ اور

خلاف سنت ہے 52

رکعت میں 52 احادیث مبارکہ

عقلی تقاضہ 57

ان روایات میں رفع یدین کا ذکر ہے وہ تمام روایات منسوخ ہیں 57

اعتراضات و جوابات 58

چیلنج حاتواہر حاکم ان کلتہ صادقین 63

مسئلہ نمبر ۷ اگر وہاب ہے۔ اس کا چھوڑنے والا سخت گنہگار ہے، اور اس کی

تلافی لازم ہے 64

رکعت میں 64 احادیث مبارکہ

خلاصہ کلام 66

چیلنج حاتواہر حاکم ان کلتہ صادقین 66

مسئلہ نمبر ۸ وتر کی تین رکعتیں ہیں 67

ثبوت میں 67 احادیث مبارکہ

اعطرت مہدی اللہ بن مسعود 71

وتر کی ۳ رکعت ہونے ثبوت میں احمد دین علیہم الرحمۃ کے اقوال و روایات 74

خلاصہ کلام 77

عقلی تقاضہ 77

چیلنج حاتواہر حاکم ان کلتہ صادقین 78

مسئلہ نمبر ۹ وتر کی آخری رکعت میں قرأت کے بعد رکوع سے پہلے دعائے قنوت ہمیشہ

پہنی حدیث میں پڑھنا سنت ہے۔ جبکہ اسکے خلاف کرنا سخت برا ہے 79

ثبوت میں 79 احادیث مبارکہ

ثبوت میں اقوال صحابہ کرام اور اقوال احمد دین 82

خلاصہ کلام 83

چیلنج حاتواہر حاکم ان کلتہ صادقین 83

مسئلہ نمبر ۱۰ وتر کے علاوہ کسی اور نماز میں بالخصوص نماز فجر میں قنوت پڑھنا

84 سخت منع ہے

84 ثبوت میں ۱۲ احادیث مبارکہ

88 واقعہ یہ معروضہ

89 امام طحاوی کی تحقیق

89 خلاصہ کلام

90 چیلنج حاتوا برہانکم ان کنتم صادقین

مسئلہ نمبر ۱۱ مرد کیلئے سنت یہ ہے کہ دونوں التیات میں دایاں پاؤں کھڑا

کرے اور بائیں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھے۔ جبکہ عورت دونوں پاؤں دائیں جانب

91 نکال دے اور سرین زمین پر رکھے

91 ثبوت میں ۱۳ احادیث مبارکہ

94 فقہاء کرام کے نزدیک

96 خلاصہ کلام

96 چیلنج حاتوا برہانکم ان کنتم صادقین

مسئلہ نمبر ۱۲ نماز جنازہ میں تلاوت کی نیت سے سورۃ فاتحہ یا کوئی بھی سورۃ

97 پڑھنا منع ہے اور خلاف سنت ہے

97 ثبوت میں ۹ احادیث مبارکہ

104 خلاصہ کلام

104 چیلنج حاتوا برہانکم ان کنتم صادقین

دوسرا حصہ

105 دہائیوں، دیوبندیوں کی ہجرت کے ۱۲ مسائل عجیبہ

مسئلہ نمبر ۱ پیشاب اور جماع کرتے وقت ذکر کرنے سے بندہ گنہگار نہیں ہوتا

106 اور پیشاب پانچا نہ کرتے وقت قبلہ کی طرف مت کرنا بھی جائز ہے

106 مسئلہ نمبر ۲ دہائیوں کے نزدیک ہر درندہ خواہ وہ خنزیر ہو یا جو کھیا پاک ہے

106 مسئلہ نمبر ۳ دہائیوں کے نزدیک کتے اور خنزیر کا چمڑا پاک ہے

106 مسئلہ نمبر ۴ دہائیوں کے نزدیک انسان کی منی پاک ہے

107 مسئلہ نمبر ۵ دہائیوں کے نزدیک جالوروں کی منی بھی پاک ہے

107 مسئلہ نمبر ۶ دہائیوں کے نزدیک خون لکھے سے وضو نہیں ٹوٹتا

107 مسئلہ نمبر ۷ دہائیوں کے نزدیک گیسر پھونکنے سے وضو نہیں ٹوٹتا

108 مسئلہ نمبر ۸ دہائیوں کے نزدیک مٹی لگوانے سے وضو نہیں ٹوٹتا

مسئلہ نمبر ۹ دہائیوں کے نزدیک کتا، خنزیر، شراب، مینے والا خون، یہاں تک

108 کہ مرد اور بھی سب پاک ہیں

108 مسئلہ نمبر ۱۰ دہائیوں کے نزدیک بھوکھانا جائز ہے

108 مسئلہ نمبر ۱۱ دہائیوں کے نزدیک کتا کنویں میں گر جائے تو کنواں پاک ہے

109 مسئلہ نمبر ۱۲ دہائیوں کے نزدیک سجدہ تلاوت بے وضو بھی جائز ہے

تیسرا حصہ

111 دہائیوں، دیوبندیوں کی ہجرت کے عقائد، باطلہ اور اہل سنت والجماعت کے عقائد پر چھو

112 دہائیوں کا عقیدہ نمبر ۱ دیوبندیوں، دہائیوں کے نزدیک خدا جھوٹ بول سکتا ہے

112 صحیح اسلامی عقیدہ اللہ تعالیٰ سے جھوٹ محال بالذات ہے

112 ثبوت میں آیات قرآنیہ

113 جھوٹ کی تین وجوہات

114 جھوٹ ایک عیب ہے جبکہ اللہ تعالیٰ تمام عیبوں سے پاک ذات ہے

115 دہائیوں کا عقیدہ نمبر ۲ انسان کوئی کام کرے، تو اللہ تعالیٰ کو علم نہیں ہوتا

115 صحیح اسلامی عقیدہ اللہ تعالیٰ سے کچھ بھی مخفی نہیں

115 ثبوت میں آیات قرآنیہ

116 سزا اور آغوش میں فرق

- دہابیہ کا عقیدہ نمبر ۳ کلہ شریف میں محمد رسول اللہ ﷺ کی جگہ کسی اور کا نام لیا جائے، تو ایمان میں کوئی فرق نہیں پڑتا 117
- صحیح اسلامی عقیدہ کلہ شریف میں محمد رسول اللہ ﷺ کی جگہ کسی اور کا نام لینے سے انسان دائرۃ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے 117
- ثبوت میں آیات قرآنیہ و احادیث مبارکہ 117
- دہابیہ کا عقیدہ نمبر ۴ اگر آپ ﷺ کے زمانہ میں یا آپ کے بعد کوئی نبی فرض کر لیا جاوے، تو بھی خاتمیت محمدیہ ﷺ میں فرق نہ آوے گا 118
- صحیح اسلامی عقیدہ حضور اقدس ﷺ آخری نبی ہیں۔ قیامت تک آپ ﷺ کی نبوت و رسالت کا جھنڈا اٹھاتا رہے گا۔ آپ کوئی اصلی، نقلی، فرضی نبی نہیں آ سکتا۔ اب نبوت کا دروازہ ہمیشہ کیلئے بند ہو چکا ہے 118
- ثبوت میں آیات قرآنیہ و احادیث مبارکہ 118
- دہابیہ کا عقیدہ نمبر ۵ رحمۃ للعالمین ہونا صرف نبی پاک ﷺ کا خاصہ نہیں۔ چودھویں، پندرھویں صدی کا مولوی بھی رحمۃ للعالمین ہو سکتا ہے 120
- صحیح اسلامی عقیدہ جیسے اللہ تعالیٰ تمام جہان، کائنات کے ذرہ ذرہ، قطرہ قطرہ کا رب ہے۔ اسی طرح حضور ﷺ ہر کسی کیلئے باعث رحمت ہیں 120
- ثبوت میں آیات قرآنیہ و احادیث مبارکہ 120
- دہابیہ کا عقیدہ نمبر ۶ وہابیوں و یوہندیوں کے نزدیک حضور اکرم ﷺ کی صرف اتنی فضیلت ہے کہ وہ بڑے بھائی ہیں اور یہ چھوٹے بھائی ہیں 121
- صحیح اسلامی عقیدہ حضور اکرم ﷺ ہمارے روحانی باپ کی حیثیت سے ہیں بھائی نہیں ہیں 121
- ثبوت میں آیات قرآنیہ و احادیث مبارکہ 121
- دہابیہ کا عقیدہ نمبر ۷ وہابیوں، یوہندیوں کے نزدیک حضور ﷺ بے اختیار نبی ہیں 123

- صحیح اسلامی عقیدہ حضور پیارے مصطفیٰ، مختار زمین و آسمان، وارث کون و مکان 123
- ثبوت میں آیات قرآنیہ و احادیث مبارکہ 123
- دہابیہ کا عقیدہ نمبر ۸ وہابیوں اور یوہندیوں کے نزدیک کسی نبی اور ولی کی کوئی قرب نہیں 125
- صحیح اسلامی عقیدہ اللہ اور رسول ﷺ اور مسلمان سب عزت والے ہیں 125
- ثبوت میں آیات قرآنیہ و احادیث مبارکہ 125
- دہابیہ کا عقیدہ نمبر ۹ وہابیوں، یوہندیوں کے نزدیک قبر کے اندر حضور اکرم ﷺ کا جسم پاک مطہر نہیں کیا ہے 126
- صحیح اسلامی عقیدہ کیا حیات جادوانی یعنی ہمیشہ کی زندگی کے مالک ہیں۔ اور نبیوں کے جسموں کو مٹی نہیں کھاتی 126
- ثبوت میں آیات قرآنیہ و احادیث مبارکہ 126
- دہابیہ کا عقیدہ نمبر ۱۰ حضور ﷺ کی زوجہ محترمہ کو بیوی خیال کرنا وہابی کے نصیب میں 128
- صحیح اسلامی عقیدہ حضور اقدس ﷺ کی بیبیاں مسلمانوں کی روحانی مائیں ہیں۔ پھر جو اپنی ماں کو اس سے بڑھ کر حرامی کون ہو گا؟ 128
- ثبوت میں آیات قرآنیہ و احادیث مبارکہ 128
- دہابیہ کا عقیدہ نمبر ۱۱ وہابیہ کے نزدیک امتی بسا اوقات اعمال میں نبی سے لڑ جاتے ہیں 129
- صحیح اسلامی عقیدہ نبی کی عبادت کو کوئی بھی نہیں پہنچ سکتا۔ کل جہاں کی عبادت ایک طرف، نبی کی عبادت ایک طرف۔ نبی کی عبادت کا درجہ زیادہ ہے 129
- ثبوت میں آیات قرآنیہ و احادیث مبارکہ 129

- وہابیہ کا عقیدہ نمبر ۱۲ دیوبندیوں کے نزدیک نبی کریم ﷺ جیسا علم تو معاذ اللہ
 کہتے ہیں، خنزیر کو بھی حاصل ہے۔ نفلہ ہا اللہ من ذالک 131
 صحیح اسلامی عقیدہ اللہ تعالیٰ نے دنیا و مافیہا کے تمام علوم غیب کیلئے اپنے
 پیارے رسول مقبول ﷺ کو جن لیا ہے 131
 ثبوت میں آیات قرآنیہ و احادیث مبارکہ 131
 اختتامی دعا 133

مخصوصیات کتاب

- ۱۔ تمام کتاب دانش گس گئی۔
- ۲۔ اس کتاب کا کچھ حصہ مرکزی جامع مسجد محمدیہ نوریہ نکلا کالونی میں لکھا گیا اور
 کچھ حصہ مرکزی جامع مسجد غوثیہ البرٹ روڈ آسٹن برمنگھم (برطانیہ) میں لکھا گیا۔

پیش لفظ

لحمده و نصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد فانعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ والذین امنوا و عملوا الصالحات اولئک اصحاب الجنة هم فیہا خالدون۔

(ترجمہ) وہ جو ایمان لائے اور اعمال صالحہ بہالائے وہ جنت والے ہیں، وہ انہیں ہمیشہ رہیں گے۔

یاد رہے کہ

ایمان کے بغیر کوئی بھی عمل صالح مقبول نہیں۔ لیکن عمل صالح کے بغیر ایمان مقبول ہے۔ دنیا میں ہر کوئی خواہ وہ ہندو ہو یا سکھ، عیسائی ہو یا یہودی، عمل صالح کرنے کی دوسروں کو ترغیب دیتا ہے، اور خود بھی کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے منہ جب وہ نیک اعمال میں جو ایمان کے ساتھ ہوں۔

اس دنیا میں اچھے کام کے طور پر کیا کچھ نہیں کیا جاتا۔ غریبوں، محتاجوں اور ناداروں کیلئے خیراتی ہسپتال کھولے جاتے ہیں۔ بڑے بڑے تعلیمی ادارے بنائے جاتے ہیں۔ ادارت اور شہیم بچوں کیلئے سکول، مسافروں کیلئے سرائے، فلاح و بہبود کی انجمنیں، ویلفیئر سوسائٹیز، غرضیکہ ہر جگہ بہت کچھ کیا جاتا ہے۔ مگر جب تک کوئی اللہ اور اس کے رسول مقبول ﷺ پر ایمان نہیں لاتا، حقیقی اور اخروی فلاح و کامرانی سے ہمکنار نہیں ہو سکتا۔ ان اچھے کاموں کا بدلہ اللہ تعالیٰ اس دنیا میں ہی چکا دیتا ہے۔

معلوم ہوا کہ

معلوم ہوا کہ

اعمال صالحہ... کی مقبولیت کا دار و مدار ایمان پر ہے۔ لیکن.....

ایمان... کی تکمیل کا انحصار سرکارِ دو عالم ﷺ کی "محبت" پر ہے۔

کیونکہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

لا یؤمن احدکم حتی یشکک حب الیہ من والدہ و ولیدہ و الناس اعمى ازم من نفسه۔

(ترجمہ) تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک کامل ایمان والا نہیں ہو سکتا،

جب تک میں اس کے نزدیک اس کے ماں باپ، اس کی اولاد، اور دوسرے

نام لوگوں سے، حتیٰ کہ اس کی اپنی جان سے بھی بڑھ کر محبوب نہ

ہو جائے۔

نور فرمائیں!

ہم اللہ پر ایمان صرف آپ ﷺ کے ہی بتلانے پر لائے ہیں۔ ورنہ اگر وہ ہمیں اپنی تعلیم نہ دیتے تو ہمیں اللہ کی کیا خبر تھی۔ پہلے کی طرح آج بھی ہم بتوں کے آگے سجدہ و ریزہ ہوتے۔ شہر و مہر کو پوجتے ہوتے۔ اس غفلت سے نکالنے والے حسنِ اعظم ﷺ پر سچے اور سچے دل سے ایمان لا کر ہی ہم اللہ تبارک و تعالیٰ پر ایمان لا سکتے ہیں۔

ہم نے اللہ ﷻ کو اپنا معبود حقیقی، ان کے بتلانے پر ہی تو مانا ہے... اگر

وہ ہمیں نہ بتاتے تو ہم اپنے خالق و مالک اور معبود و برحق پر کیونکر ایمان لا سکتے تھے؟

معلوم ہوا کہ

ایمان کے باب میں سرکارِ دو عالم ﷺ ہی ہمارے معلم ہیں.....

چنانچہ عام دستور اور قاعدہ ہے کہ طالب علم کی کامیابی و کامرانی استاد کی عزت و

اثر و اثر محبت میں مضمر ہے۔ جو اسٹوڈنٹ اپنے ٹیچر کیلئے اپنے دل میں عزت، احترام،

چنانچہ ایک چارمومن اسرارِ دو عالم کو اپنے آپ سے اپنے ماں باپ سے اپنی آل و اولاد سے سب تعلقات سے بلکہ ساری کائنات سے بڑھ کر عزیز و محترم اور محبوب رکھتا ہے۔ وہ یہ جانتا ہے آپ ﷺ کی محبت اور عشق ہی اسکے ایمان کی جان ہے۔

مگر..... کفار و مشرکین، یہود و بنود..... سب مل کر

اس کوشش میں ہیں۔ کہ کسی طرح مسلمانوں کے دل سے 'انکے نبی ﷺ کی محبت نکال دو۔ تو یہ انتہائی بے ضرر، محض موردی، رومی اور نام کے مسلمان رہ جائیں گے۔ کہ جنہیں اپنے مذہب و ملت کی حرمت کی کوئی پروا نہیں ہوگی۔

افسوس کہ

وہ کام جو کافر لوگ صدیوں میں نہ کر سکے خود مسلمانوں کے اندر کافروں کے ایجنٹوں نے کر دکھانا شروع کر دیا۔ یہودیوں، ہندوؤں کے یہ ایجنٹ اس سازش میں ملوث ہو کر حضور ﷺ کی ذات کے بارے میں تنازع مسائل و عقائد گھڑنے لگے۔ اس طوفان کی ایک شکل غیر مقلدیت، وہابیت، نجدیت اور دیوبندیت ہے۔ بد بخت غیر مقلد وہابی، نجدی اور دیوبندی ہر وقت اسی کوشش میں ہوتے ہیں کہ کسی طرح مسلمانوں کے اندر نئے نئے تنازع مسائل و عقائد پیدا کیے جائیں۔ تاکہ ان کے دلوں میں موجود عشقِ مصطفیٰ ﷺ کی شمع کو بجھا دیا جائے۔

بد عقیدگی کے یہ جرائم یہود و بنود کی ملی بھگت سے بڑی تیزی کے ساتھ ہر شہر ہر قریہ ہر ہستی پر حملہ آور ہیں۔ ہماری دنیا کالونی میں بھی 'غیر مقلدیت، وہابیت، نجدیت اور دیوبندیت کے چند دانے ہیں۔ جو الحمد للہ بسیار کوشش کے باوجود ابھی تک دنیا کالونی میں اپنی کوئی جگہ نہ پاسکے ہیں۔ کیونکہ ہم اہل سنت و الجماعت ان کے حربوں کو بخوبی سمجھتے ہیں.....

اللہ تبارک و تعالیٰ عز و جل و ذو الجلال والاكرام سے دعا ہے۔ کہ وہ ان بد بختوں

دنیا و آخرت میں اپنی مخالفت میں رکھے۔ اور اپنے پیارے صحیبِ اقدس، سرکارِ عالم آپ ﷺ کی بی بی، بی بی محبت اور والدہ ہائے عشق عطا فرمائے۔

اس کتاب کے لکھنے کا سبب بھی یہی ہے کہ ایک غیر مقلد وہابی نے دنیا و ملت میں 'اہل سنت و الجماعت سے مناسک بیان کرنا شروع کر دیے۔ بالخصوص رفع یدین کرنے اور آمین پڑھنے کے بارے میں احادیث اپنے ہاتھوں سے لکھ کر دنیا و ملت میں تقسیم کرنا شروع کر دیے۔ اور اس طرح عوام و ملت کو پھنسانا چاہا۔ تو ہمارے شاگرد و شاہد حافظ سید قادری اور جامعہ عربیہ اسلامیہ نے اس کا جواب کیا۔ تاریخ ۲۱ مئی ۲۰۰۰ء سے پکڑ کر میرے پاس لے آئے۔ مگر یہاں وہ بات میں لا جواب تھا۔ یعنی کسی سوال کا جواب نہ دے سکا۔ اس باطلی مطلب کی جہالت کا یہ عالم تھا کہ ہم اللہ شریف کا ترجمہ بھی نہ کر سکا۔ بس وہی رتی رتائی بات کہ ہمیں کسی غیر مقلدین وہابی مولویوں نے پکڑا دیں۔ اور جھوٹا کتاب لاکھ الامان..... لکھا کہ رفع یدین کرنے کے بارے میں ۵۰ احادیث ہیں۔ میں نے اسے ایک مہینہ کی محنت دی کہ ۵۰ احادیث لے آؤ۔ سال ۲۰۰۰ء ختم ہوا۔ ۲۴ جنوری ۲۰۰۱ء تک میں دنیا میں علی تھا اور اب یہاں انگلینڈ میں مئی ۲۰۰۱ء ہے۔ مگر وہ شخص ۵۰ احادیث نہ لا سکا۔ اس کے اس والد کی وجہ سے میں نے چاہا کہ چند مختلف فیہ مسائل اور عقائد کہ جن کا بہانہ کرتے سارے اور بھولے بھالے سنیوں کو دے دیا جاتا ہے کے بارے میں قرآن و احادیث کی روشنی میں صحیح مسلک بیان کروں۔ چنانچہ یہ کتاب میں نے دنیا میں لکھنی شروع کی۔ بار بار وہاں مسائل اور عقائد پر مشتمل تین حصوں میں منقسم ہے۔ جن کی مکمل تفصیل تو Contents میں موجود ہے۔ البتہ مختصر ترتیب حسب ذیل ہے۔

- اہل سنت و الجماعت حنفی مذہب کے مطابق نماز کے متعلقہ ۱۲ مسائل صحیح
- وہابیوں، دیوبندیوں کی فقہ کے ۱۲ مسائل عجیب
- وہابیوں، دیوبندیوں کے ۱۲ عقائد باطلہ
- اہل سنت و الجماعت کے اسلامی ۱۲ عقائد صحیح

یہ کتاب میں نے اس لئے لکھ دی ہے کہ عوام اہل سنت کے پاس دلائل کا ذخیرہ موجود ہو۔ اور اگر کوئی سر پھر ان کو بہکا نا چاہے تو اس کو منہ توڑ جواب دے سکیں۔

میں نے اس کتاب کا نام ۱۲ مسائل و ۱۳ عقائد جمجور کیا ہے۔

آج ۲۳ مئی ۲۰۰۰ء بمقام جامع مسجد غوثیہ اس کتاب کی تکمیل سے فارغ ہوا۔ جو کوئی اس سے استفادہ کرے مجھے گہکار کیلئے دعائے خیر کرے۔

طالب دعا

پیر حافظ محمد زمان نقشبندی قادری

خطیب جامع مسجد غوثیہ ' ۲۳۷ ' البرٹ روڈ ' آسٹن ' برٹنہم ' برطانیہ

آسٹن ' برٹنہم ' برطانیہ

پہلا حصہ

۱۲ مسائل صحیحہ

اہل سنت والجماعت حنفی مذہب کے

مطابق

مسئلہ 1

”نماز میں مردوں کیلئے کانوں تک ہاتھ اٹھانا سنت ہے۔ صرف کندھوں تک خلاف سنت ہے۔“

کانوں تک ہاتھ اٹھانے کے ثبوت میں احادیث پیش خدمت ہیں۔

حدیث نمبر ۳۳۱

بخاری و مسلم و صحیحی میں حضرت مالک بن حویرث ؓ سے روایت ہے۔

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاضِيَ أُذُنَيْهِ وَهُنَّ لَفْظٌ حَتَّى يُحَاضِيَ بِهِمَا فَرْوَعِ أُذُنَيْهِ۔

ترجمہ

حضور نبی کریم ﷺ جب تکبیر فرماتے تو اپنے ہاتھ مبارک کانوں تک اٹھاتے۔ دیگر الفاظ یہ ہیں کہ کانوں کی لو تک اٹھاتے۔

حدیث نمبر ۴

ابوداؤد و ترمذی میں حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے۔

وَأَيْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا فَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَى قَرِيبٍ مِنْ أُذُنَيْهِ لَمْ لَا يَفُودُ۔

ترجمہ

میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب نماز شروع فرماتے تو اپنے مبارک ہاتھ کان کی لو تک اٹھاتے پھر رفع یدین نہ فرماتے یعنی ہاتھ نہ اٹھاتے۔

حدیث نمبر ۴

مسلم شریف میں حضرت وائل بن حجر ؓ سے روایت ہے۔

وَالَّذِي قَالَ النَّبِيُّ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَكَانَ أَحَدُ الْمَرْوَفِ جِبَالِ أُذُنَيْهِ۔

والف ایہوں نے حضور اقدس ﷺ کو دیکھا کہ حضور ﷺ نماز میں داخل ہوتے تو اپنے ہاتھ کانوں کے مقابل اٹھاتے۔

حدیث نمبر ۸۲۹

ابن ماجہ و ابن ابی شیبہ و ترمذی نے براء بن عازب ؓ سے روایت کی۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّيْتُ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يَكُونَ ابْنَاهُ صَفَاً أُذُنَيْهِ۔

رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کے انگوٹھے کانوں کے مقابل ہو جاتے۔

حدیث نمبر ۱۱۲۹

حاکم نے مستدرک میں، دارقطنی اور ترمذی نے نہایت صحیح اسناد کے ساتھ جو بشرط مسلم بخاری سے حضرت انس ؓ سے روایت کی۔

وَأَيْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا فَتَحَ الصَّلَاةَ يُلْهِمُ أُذُنَيْهِ۔

میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور اپنے انگوٹھے کانوں کے قریب کر دیے۔

حدیث نمبر ۱۳۵۱۲

مسند ابی داؤد و ترمذی نے حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت کی۔

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَبَّرَ إِذَا فَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يَكُونَ ابْنَاهُ قَرِيبًا مِّنْ سَخْمَةِ أُذُنَيْهِ۔

ترجمہ

جب حضور اکرم ﷺ نماز شروع فرمانے کیلئے تکبیر فرماتے، تو یہاں تک اپنے ہاتھ اٹھاتے کہ آپ ﷺ کے انگوٹھے کانوں کی گدیہ کے مقابل ہو جاتے۔

حدیث نمبر ۳

روایت حضرت ذیل بن جبر سے روایت کی

ابن القُنیس مَسَّيْتُ رُفِعَ يَدِيهِ حَتَّى كَلَّتْ بِجِبَالِ مَكْنَبِهِ وَحَلَاثِي بِبَهَامِهِ أَدَمَهُ

ترجمہ

نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ نے ہاتھ مبارک اٹھائے یہاں تک کہ ہاتھ شریف تو کندھوں کے مقابل وراٹھوٹھے کانوں کے مقابل ہو گئے۔

حدیث نمبر ۱۵

ابن القُنیس نے حضرت ذیل بن جبر سے روایت کی۔

قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ رُفِعَ يَدِيهِ حَتَّى حَلَاثِي بِبَهَامِهِ أَدَمَهُ ثُمَّ بَعْدَ ذَلِكَ مَضَى فَارْعَى مِنْ صَلَواتِهِ

ترجمہ

ہے شک انہوں نے حضور ﷺ کو دیکھا جب آپ ﷺ نے نماز شروع کی تو آپ ہاتھ مبارک اٹھائے یہاں تک کہ انہیں کانوں کے مقابل فرمادیا، پھر نماز سے فرغت تک رفیع یمن نہ فرمایا۔ یعنی ہاتھ نہ اٹھائے۔

حدیث نمبر ۶

ابن القُنیس سے حضرت ذیل بن جبر سے روایت کی۔

قَالَ كَانَ يَمُودُ لِأَصْحَابِ رَسُولٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ كَبُرَ رُفِعَ يَدِيهِ جَدًّا وَحَدِّدَ

... کہ جب نماز شروع کرتے تو ہاتھ مبارک اٹھاتے یہاں تک کہ انہیں کانوں کے مقابل فرمادیا، پھر نماز سے فرغت تک رفیع یمن نہ فرمایا۔ یعنی ہاتھ نہ اٹھائے۔

عقلی تقاضہ

عقلی تقاضہ بھی یہی ہے کہ نماز شروع کرتے وقت کانوں تک ہاتھ اٹھائے۔ اس لئے کہ غرض عام میں جب کسی چیز سے توجہ یا بیزاری کا غلبہ مقصود ہو تو ہاتھ اٹھا دیتے ہیں، اندھے نہیں پڑوے جاتے، گویا بیزاری اپنے قلوب پر عیاں فرماتا ہے۔ اور اپنے عمل سے کانوں پر ہاتھ رکھ کر دیکھتا ہے۔ ہذا نماز شروع کرتے وقت کانوں کو ہاتھ لگانا بالکل مناسب ہے۔ اندھے بکڑ ناغرافی عقل ہے۔ (جاء الحق حصہ دوم)

اعتراضات و جوابات

مسلم و بخاری نے حضرت ابو حمید سہمی سے ایک طویل حدیث نقل کی۔ جس کے میں۔ اِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ جَدًّا مَكْنَبِهِ حَتَّى يَكْبُرَ لِمَا تَقَرَّرَ فِيهِ

مسلم و بخاری نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ الفاظ نقل کیے۔ اِنْ رَمَوْا إِلَيْهِ كَمَا أَنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ جَدًّا مَكْنَبِهِ حَتَّى يَكْبُرَ لِمَا تَقَرَّرَ فِيهِ حضور ہاتھ مبارک اپنے کندھوں کے مقابل کرتے تھے۔ معلوم ہے کہ کندھوں

$$v = \frac{1}{2} \left(\frac{1}{\mu} + \frac{1}{\nu} \right) \quad \text{for } \mu \neq \nu$$

—

یہ حدیث کتاب سے حذف نہیں۔ یہ وہ ہے جس کا کوئی سے انکو شے لگا میں کے تو
تبدیل ہو جائے گی + حاکم میں ہے، اور سندھوں تک بھی۔ + دونوں قسم کی احادیث پر عمل +
جس کا۔ سب + سندھوں تک انکو شے نکالے۔ حاکم پر عمل + اسے گا کہ جس میں
+ + + ہے۔ مکی الحدیب میں دونوں قسم کی احادیث پر عمل ہو جاتا ہے۔ ختم ہونی غیر
مسند پر قسم کی احادیث چھوڑا دیتا ہے۔ سند کافی زیادہ جمع کر رہا ہے۔

۱۰۲۴

پہلے ۲۵ سے متعلقہ حمد شیعہ ہیں فی ثبوت اہل صغیر یہ ہند قافلہ ملک

147

اے بے پردہ بے یار۔

وہاں غیر متقدمہ عادت کے مطابق اپنے محفل حدیثوں کو بارہ مرتبہ سناتے ہیں۔
حدیث کو صعیف ہر دو یا ان کے نزدیک معمولی بات ہے۔

۲۔ ہم نے اس سلسلہ میں مسلم و بخاری کی احادیث پیش کیں کہ وہ بھی ضعیف ہیں؟

۳۔ وہاں پر غیر مقتدوں کا ان احادیث کو ضعیف نہ دینا حرج مجاہد ہے جو کسی طرح قابل
قبول نہیں ہو سکتے کہ میں اہمہ ضعف نہیں بتائی کہ کیوں ضعیف ہیں؟

جین

مارے غیر مقلد وہابیوں کو عام اعدائے ہے کہ کوئی مروج حدیث کی تصدیق نہ کرے۔

• من السنة وضع الكف على الكف تحت السرة

۱۔ ناف کے نیچے ہاتھ پر ہاتھ کھڑا ہے

۲۔ مرتبہ پھر پھر سے روایت ہے۔

• من السنة وضع الكف في لصوة ويضعهما تحت السرة

۱۔ مرتبہ پھر پھر سے روایت ہے۔

۲۔ دونوں (ہاتھوں) کو ناف کے نیچے رکھے۔

۳۔ محمد نے کتاب الآثار میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے روایت ہے۔

• انه كان يده اليمنى على يده اليسرى تحت السرة

۱۔ یہ صورت قدس سرہ ہے۔

۲۔ یہ مرتبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے روایت ہے۔

• من يضع يمينه على شماله تحت السرة

۱۔ یہ صورت ہے۔

۲۔ یہ صورت اس حدیث سے روایت ہے۔

• انه قال من جلاي النبوه وضع اليمين على الشمال تحت السرة

مسئلہ 2

”نہر میں مرد کیسے ناف کے نیچے ہاتھ پر ہاتھ رکھتا ہے۔ سینے پر جوڑوں کی

مانند ہاتھ رکھنا خلاف سنت ہے“

اس مسئلہ کی تائید میں احادیث کا گلدستہ پیش خدمت ہے۔

حدیث نمبر ۱

۱۔ دوشریف نسخہ ابن عربی میں حضرت ابو داؤد رحمہ اللہ سے روایت ہے۔

• قال ابو داؤد رضي الله عنه احد الكف على الكف في الصلوة تحت

السرة

ترجمہ

حضرت ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نہر میں ناف کے نیچے ہاتھ پر ہاتھ رکھا

جاوے۔

حدیث نمبر ۲ تا ۳

۱۔ دوشریف سے حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کی۔

• ان من السنة في الصلوة وضع الكف في رواية وضع اليمين على

الشمال تحت السرة

ترجمہ

نہر میں ہاتھ پر ہاتھ رکھنا سنت ہے۔ یہ روایت میں ہے کہ نہر میں ناف کے

نیچے ہاتھ پر ہاتھ رکھنا خلاف سنت ہے۔

حدیث نمبر ۴ تا ۵

۱۔ دوشریف میں ابن عربی، دارقطنی اور بیہقی نے حضرت سیدنا علی رحمہ اللہ سے روایت کی۔

آپ نے فرمایا کہ سنا، تھ میں ہاتھ پر تاف نے نیچے رکھا، حدیثی ہوتے

سے۔

حدیث نمبر ۱۲

وہم ان فی ثبوتہ۔ حجج من حسن سے روایت

فان سمعت ابا منجلد وسانک کتب یضغ قال یضغ باطنی کفہ و یضغ
علی ظاہر کف شمالہ و یحملہما اسمل من السرة اسنادہ جند
ودولہ کلہم ثبوت۔

ترجمہ

فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ ہمارے پوچھ (مناز میں) ہاتھ کیسے
رکھے؟ آپ نے فرمایا کہ ہے ہاتھ کی تھیلی ہاتھ میں ہاتھ کی پشت
رکھے اور اپنے ہاتھوں کو ناف کے نیچے رکھے۔ اس کی منہ بہت قوی میں و
سارے راوی ثقہ ہیں۔

نوٹ

اس مسئلے متعلق بہت سی دیگر روایات بھی پیش کی جا چکی ہیں انہیں پر نظر
کرنا خوب زیادہ تحقیق مطلوب ہو تو صحیح بہار کی مطالعہ کریں۔

عقلی تقاضہ

عقلی تقاضہ بھی یہ ہے کہ ہمارے ہاتھ ناف کے نیچے ہمارے جگر میں کیونکہ دستار
کے مطابق عام ہے آقا کے سامنے ادب سے یہی طریق ہوتے ہیں۔ پھر جب ہمارے
میں بدہ سپہ عد ہے بزرگ و برتر کے حضور کھڑے ہوتے ہیں تو یہی طریق ہندی ہے
ہر ہونا چاہیے کیونکہ اس میں ادب ہے۔ لیکن غیر مفید و ہائی بہت سارے میں کھڑے
ہوتے ہیں تو یہی نہیں چاہئے کہ وہ مسجد میں کھڑے ہیں یا کھڑے۔ میں کشتی کے کشتی

لے دو

۱۰ میں آپ کا ظہار ہے۔

۱۱ میں آپ کا ظہار ہے۔

۱۲ میں آپ کا ظہار ہے۔

توقیم میں

۱۳ اگر بے ادبی کے ساتھ پہلو نوں کی طرح کیوں کھڑے ہوتے ہو؟

۱۴ کو محفوظ خاطر رکھو اور

۱۵ ناف کے نیچے ہاتھ باندھ کر ہاتھ جڑی، کھساری، انجلی کی ہمارے مندی کے ساتھ

۱۶ عورت کی نگاہ میں کھڑے ہو جاؤ۔

اعتراضات و جوابات

۱۷ دشریب میں ابن جریر نے اپنے والد محترم سے روایت کی۔ قال زانیہ عبد

۱۸ یونینہ علی الشیخ فوق السرة (ترجمہ) یعنی رووی ہونا کرتے ہیں کہ

۱۹ کو دیکھا کہ آپ نے ہاتھ ہاتھ نہیں ہاتھ کے ساتھ کلائی پر سے

۲۰ آپ نے اپنا رکھا۔

۲۱ میں آپ

۲۲ میں حدیث میں حدیث کی چوری حدیث میں نہیں کی جبکہ میں کے

۲۳ میں انوار دود روی عبد السمیع ابن خبیر فوق السرة وہی ہونی جلاؤ

سجدة الشکر وروی عن ابی ہریرۃ وانیس بالقوی۔ بوداؤ نے فرمایا کہ سجدہ من جبر سے ناف کے اوپر کی روایت ہے۔ جبکہ بوداؤ نے ناف کے نیچے کی روایت بیان کی ہے۔
(نسخہ عربی)

دوسرے یہ کہ آپ نے پیش کردہ احادیث میں خالص اختلاف Contradiction کیا ہے۔ جب احادیث میں تھریس، دو تھریس سے زیادہ وقتی سے قیاس یہ چاہتا ہے کہ ناف وہی احادیث قبل غل میں ہوں۔ کیونکہ روع، جوار، اور لقیات وغیرہ میں اب غلط سے تو چاہیے کہ قیاس میں بھی ادب کا طریقہ ہے۔ ناف ہاتھ یا بدنہاں ادب ہے۔ نہ تھیں پر ہاتھ رکھنا۔ ادبی انگشتی ہے۔ اب ہندوئی کو زور نہ دکھاؤ۔ لڑکی، اکساری دکھاؤ وہاں زور نکال چلتا۔ ادب چلتا ہے۔ میرے دوست! لہذا ادب العزت کی بارگاہ میں ہجری افساری و زور کی ہر سب سے زیادہ قبول ہے۔

چیلنج

عہد مقدادیاں۔ سپاس یہ بھی مولانا مسیح حدیث اسی کی مسمی نہیں کہ جس میں مولانا نے پڑھنے کا علم دیا کیوں کہ رکوعی سے تو دور۔

﴿هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ﴾

﴿

مسئلہ 3

۱۔ یٰ ائمہ میں سورۃ فاتحہ سے قبل تسمیہ (بسم اللہ شریف) مستند پڑھے۔
۲۔ تھیں کیونکہ یہ سنت کے خلاف ہے۔
۳۔ سورۃ فاتحہ سے قبل بسم اللہ شریف آہستہ پڑھے۔ متعلق بہت سی
۴۔ من میں سے چند احادیث کا جلد پیش کیا جاتا ہے۔

۳۳

مسلم، بخاری اور امام احمد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی۔
قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَلْفَ ابْنِ بَكْرٍ وَغَيْرِ
وَعَلَّمَنِي فَلَمَ اسْمِعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَشْرَأُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

میں نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے اور حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نمازیں پڑھیں۔ میں نے ان میں سے کسی کو بھی (سورۃ فاتحہ سے پہلے) بسم اللہ شریف (بند آواز سے) پڑھتے نہ سنے۔

۳۴

مسلم شریف نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنِ بَكْرٍ وَغَيْرَ كَثِيرٍ يَمْنَحُونَ الصَّلَاةَ
بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

باشہ نبی کریم ﷺ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ الحمد للہ رب العالمین سے

قرآن شریف کی بات تھی۔

ۛ؎ ءء ءء ءء ءء ءء

سہیل بن حبیب و رطلوادی شریف نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔
 قال صلی اللہ علیہ وسلم اے اے اہل بیت! اے اے اہل بیت! اے اے اہل بیت!
 اسمع احدکم یجوز بسم اللہ الذی احسن الخلق الخ

— 47 —

میں نے خود ہی کر لیا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ ہیں۔ حضرت عمر فاروقؓ اور
حضرت عثمانؓ کی باتوں پر ائمہ میں نہایت پرہیزگاروں کی حضرت میں سے کی
یہ باتیں (ماراں) ستم بدنامی (ہندو مارے) پڑھتے ہوئے ہیں۔

حدیث نمبر ۱۱۱۱

طہرانی نے بزمِ سہ میں، ابو نعیم نے حلیہ میں، ابن خزیمہ اور طحاوی نے حضرت نس سے روایت کی۔

اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ كَانُوْا يُسِرُّوْنَ بِمَنْعِهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۴۲

بے شک نبی پاک ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ آسمانی راہ میں
بڑھا کرتے تھے۔

جلد ہفتم نمبر ۱۲ مئی ۱۹۴۱ء

یو داؤد، دارمی، طحوی نے حضرت انسؓ سے روایت کی۔

اِنَّ النَّبِيَّ حَسْبِيَ الْاَلَهُ وَمَنْ وَابْتَكُرُوْا عَمْرٍوْا عِلْمِيْنَ يَفْتَحُوْنَ الْقِرٰاۃَ
بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

22

بے شک نبی کریم ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، اور حضرت

’امام تدریب الیہ“ سے قرأت شروع کرتے تھے۔

چرا انهم متاخرین است؟

لَيْسَ مِثْلَ اللَّهِ عَلَيْهِ سَمٌ وَلَيْسَ بِكَرٍّ وَخَمَرٌ وَغُلْمٌ يَمْنَحُونِ، أَفَرَأَيْتَ
يُحْمِلُهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ لَا يَذْكُرُونَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ عَلَى نَوَلٍ
مَرَّ وَلَا فِي حَرِّهَا

۱۔ ہادیؑ اور حضرت ویرصہؑ کی خدمت میں راقیہؑ اور مصفاہؑ
 ۲۔ "حمد رباعین" کے شاعر فرماتے تھے۔ "ہادیؑ اسم نہ
 ۳۔ "جمہرۃ برتہ" کے مرتب تھے ورنہ "حقائق" تحریر نہ

۱۔ یہ نے حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے۔

من ابي مسعود «نه كلن يحكي جسم» به الرحمن الرحيم والاسعاده
ربنا لك الحمد

[illegible]

ماہنامہ کتاب خانہ قاریں نصرت اور سیمینار

قال اربع يحميها الامام باسم الله الرحمن الرحيم وسبحانك اللهم
ويعودوا منى

۳۔ اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے۔

- ۱- سم الله حمس / حم
- ۲- کتف الحکم
- ۳- عوذ بابا من الشیطان / حمه
- ۴- میت

حدیث نمبر ۹۵

مسلم و ی کی ے حضرت کا شہرہ پیر طبرہ ۵۷۵ھ میں مدغہا رہا بیت کی۔

قَالَ كَيْفَ يَكُنُ لِذُنُوبِكُمْ عَذَابٌ مُلْكٌ مِنَ اللَّهِ يَوْمَ يُصَوِّرُكَ فِي غُضُوْفٍ فَتَأْتِيهِمْ سُحُوفٌ مُغْمُغَةٌ يَصْطَبِغُ بِنُجْمٍ كَالْكَافُورِ وَ لِقَاءُ رَبِّكَ بِالْحُجَّةِ يَوْمَ يُخَالِطُونَ رَبَّهُمْ فِي الْغُضُوْفِ

— 37 —

فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ تکبیر سے نماز شروع فرماتے اور قرأت 'عمدہ رب العین' سے شروع فرماتے۔

۴۰

عہد لررتی نے ابوفاختہ سے روایت کی۔

أَبِي عَلِيٍّ كَلَّمَ لَا يَجْهَرُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَهَلْ يَجْهَرُ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ

77

نب شک حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام (نہاڑ میں) بمقام اللہ الرحمن الرحیم بلند آواز سے نہ پڑھتے تھے۔ جبکہ ”حمد للہ رب العالمین“ منداہ راستہ میں پڑھتے تھے۔

عقلى تقاضه

مجلسی ہستی یہ ہے کہ سمعہ رسی یعنی - سے پیش ہے یہ علمہ سے
بدشرفی ہے عارہ کا کہ میں وہ ساقیوں میں فصل ہے جسے ہستی ہے کہ وہ

ایک کسی سورۃ کا جزء ہی نہیں تو (لہذا میں) اوپر کی آواز سے پڑھنے پر سورۃ کا جزء

اور یہ وجہ دیتے ہیں کہ یہ ہے کہ جو چھوٹا سا کمرہ بدلتا ہے اس سے شروع ہو کر وہاں آگے
ہوتا ہے۔ وہاں پہلے ایک کمرہ ہے۔ اس کے بعد ایک کمرہ ہے۔ اس کے بعد ایک کمرہ ہے۔ اس کے بعد ایک کمرہ ہے۔
اس کے بعد ایک کمرہ ہے۔ اس کے بعد ایک کمرہ ہے۔ اس کے بعد ایک کمرہ ہے۔ اس کے بعد ایک کمرہ ہے۔

عتراضت وجوابات

1991

[illegible]

1875

1. 2.

۱۔ مسلمانانہ جہنم سے ہر گز تعلق نہ رکھنا۔ جو کہ کفر و کفریت کے لئے ایک بڑی بات ہے۔
 ۲۔ یہ بھی بوقریہ ہے جو ہمارے دینی آئین کے لئے ایک کتاب ہے جس کے مطابق ہم اپنی زندگی بسر کرتے ہیں۔
 ۳۔ یہ بھی ایک کتاب ہے جس کے تصور قدس کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے ہمیں ایک خاص اور ایک خاص طریقہ ہے۔
 ۴۔ یہ بھی ایک کتاب ہے جس کے تصور قدس کے لئے ہمیں ایک خاص اور ایک خاص طریقہ ہے۔
 ۵۔ یہ بھی ایک کتاب ہے جس کے تصور قدس کے لئے ہمیں ایک خاص اور ایک خاص طریقہ ہے۔
 ۶۔ یہ بھی ایک کتاب ہے جس کے تصور قدس کے لئے ہمیں ایک خاص اور ایک خاص طریقہ ہے۔
 ۷۔ یہ بھی ایک کتاب ہے جس کے تصور قدس کے لئے ہمیں ایک خاص اور ایک خاص طریقہ ہے۔
 ۸۔ یہ بھی ایک کتاب ہے جس کے تصور قدس کے لئے ہمیں ایک خاص اور ایک خاص طریقہ ہے۔
 ۹۔ یہ بھی ایک کتاب ہے جس کے تصور قدس کے لئے ہمیں ایک خاص اور ایک خاص طریقہ ہے۔
 ۱۰۔ یہ بھی ایک کتاب ہے جس کے تصور قدس کے لئے ہمیں ایک خاص اور ایک خاص طریقہ ہے۔

احادیث مبارکہ

حدیث نمبر ۱

مسلم شرف باب بخود القلوة میں عطا بن یہاں سے مروی ہے۔

به سال زید ابن ثابت عن القراءة مع الإمام فقال لا قراءة مع الإمام
في شيء.

44

۱۔ حضرت یونس علیہ السلام نے مام سے ہونے
 والے متعلق پر کیا کوشش کیا۔ مام سے ہونے والے متعلق پر کیا

W. L. G.

۱- سید محمد علی

فقال له ابو بكر فحدثني في هجرة قتال هو صحيح دعني واذا قرأت الحج

27

۱۔ ہر مسیحی کے لیے یہ حدیث نیکوئی کے اقوال سے مراد ہے۔
 ۲۔ یہ حدیث جس وقت کہہ دے تو قرآن و وحی سے مراد ہے۔

۲۳۰

نہ ملے یہاں پر علم ستی . آج سے دیر ہے ۔

من صلیٰ رکعتہ اربعہ ، منہا یام بصر ۛ علم فصل الا ۛ نکون ور ،
الامام هذا حدیث "حسن" صحیح

جو کوئی (کیسے) نہ پڑھے (اور) اس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھے (تو) اس نے نماز

یہ بھی مگر ہے۔ (۱) ہمارے پیچھے ہو (تو سارا لائق ہے) یہ حدیث
سچی ہے۔

2-2-2

ہاں یہاں میں حضرت امیرؑ سے روایت ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَمَّا جَعَلَ الْإِمَامَ لِيُؤْتِمَّ بِهِ فَإِذَا كَبِرَ
كَبِيرُوَاهُ أَقْبَرُ فَاصْبِرُوا

[illegible]

مندیٹ مہر

طبی و کیمیائی علاج سے جو بہتر ہو رہا ہے۔

ابن النبي صلى الله عليه وسلم فقال من كان له إمام فقرأوا الأسماء به قراءة

47

۵. دوں مہینے سے فرما رہی ہے کہ کوئی کام ہو تو ماضی کی تلوت کی اس فہمائت ہے۔

در ابتدا ۶۰۰

ہامجد سے موطا شریف میں امام ابوحنیفہ، عن موسیٰ ابن عاتق، عن عبید بن

شد نفس حارس عبد اللہ سے روایت کی۔

ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من كان له امام فمروءة الامام به فمروءة

قال محمد ابن معج وابن الهيثم هذا لا يستند صحيح على شرط

المطبخ العربي

— 4 —

ۛ ثبوتی ۛ میری ۛ فرمایا ۛ جس کا امام ہو، تو امام کی قرأت ہی میں کی قرأت

— ثم یسجد و یسجد و یسجد علی سجدتین مضمونہ فی شریکین
 • یہ حدیث امام ربیعہ سے روایت کی گئی ہے۔
 حدیث نمبر ۱

طحاوی شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قال من سمع الله عليه وسلم ثم أقبل بوجهه فقال اتقوا الله يا أيها الناس يا أيها المسلمون
 ثلثا فقالوا إذا سمعوا قال فلا تفعلوا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار حضور ﷺ نے نماز پڑھا کی۔ پھر صحابہ
 نے نماز پڑھ کر اٹھ کر بیٹھے اور فرمایا تم ہمارے وقت کی حالت میں عبادت کرتے
 ہو۔ اس کے بعد خلافت کے تصور کے تحت ہر ایک سجدہ یا توجہ
 کے عشرین کے بعد ہمارے پاس آئے۔ یہاں یہ بات کہ
 یہ بات کہ اس حدیث کی ہے۔ کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہ سمعوا
 نہ افعلوا نہ یفعلوا

حدیث نمبر ۱۲

محمد بن جعفر سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی
 من امر حبیب الامام حبیب علی فطرة

ترجمہ

• امام نے پیچھے نماز کرتے ہوئے دین فطرت پائیں

حدیث نمبر ۳

• قرآن سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی

بہ قال قال رجل "للنبي من الله عليه وسلم الفرة" حلف الامام او اصمت
 قال بل اصمت فانك بكميتك

یہ شخص نے حضور ﷺ سے کہا کہ میں ہمارے پیچھے عبادت کروں
 وہ ہمیشہ رسول ﷺ سے فرمایا کہ حسب حدیث ہمیشہ رسول
 یہ ہے کہ ہمارے ہاں ہے۔

حدیث نمبر ۴

• قرآن سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

ان النبي من الله عليه وسلم قال لا قراءة حلف الامام

ترجمہ

بے شک نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ امام کے پیچھے عبادت کرو

حدیث نمبر ۱۵

یعنی قرآن کی بحث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

ان النبي من الله عليه وسلم قال كل صلوة بصر فلها بام الكتاب فبصر
 مداح الا صلوة حلف الامام

ترجمہ

فرمایا نبی کریم ﷺ نے ہر وہ نماز کہ جس میں بصر ہو تو اس کے پڑھنے کا بصر ناقص ہے۔
 سوائے اس نماز کے کہ جو امام کے پیچھے ہو۔

حدیث نمبر ۱۶ تا ۱۷

امام محمد نے اپنی مؤلفی میں اور عبد الرزاق نے اپنی مصنف میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
 سے روایت کی

قال ثبت من امر النبي بقرء حلف الامام حجرا

فرماتے ہیں کہ جو امام کے پیچھے قرأت کرے، کاش اس کے منہ میں پتھر ہو
 (تاریخ ابن عساکر)

متحدہ۔ قرآن پاک میں ارشاد گرامی ہے: "مَنْ كُنِيَ عَنْهُمْ عَنِ الْهَدْيِ وَكُنِيَ حَقًّا عَلَيْهِمْ صَلَاتُهُ" (ترجمہ) اس میں سے بہت سے ہدایت پر تھے اور بہت سے گمراہی پر تھے۔ یعنی چند ہدایت پر تھے اور چند گمراہی پر تھے۔ قرآن یہ ہے کہ ریاضہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قرآن عظیم الامام کے خلاف تھے۔

اقوال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

- ۱۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو امام کے پیچھے تلاوت کرے، اس کی نماز مکمل۔
- ۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو امام کے پیچھے تلاوت کرے، اس کا منہ مس سے بھر جائے۔
- ۳۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو امام کے پیچھے تلاوت کرے، اس کے منہ میں بدبو پھیل جائے۔
- ۴۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو امام کے پیچھے تلاوت کرے، اس کے منہ میں خاک ہو۔
- ۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو امام کے پیچھے تلاوت کرے، وہ نظرت پر نہیں۔
- ۶۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو امام کے پیچھے تلاوت کرے، اس کی رائی نہیں۔
- ۷۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو امام کے پیچھے تلاوت کرے، اس سے سر میں پتھر پڑے۔
- ۸۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو امام کے پیچھے تلاوت کرے اس کے منہ انکارے ہوں۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو امام کے پیچھے تلاوت کرے، اس کے منہ میں بدبو پھیل جائے۔

یہ اماموں کی بات تھی کہ امام کے پیچھے تلاوت کرنے والے کی رائی نہیں۔

غیر مقتدین سے ہمارے سوالات

سوال نمبر ۱

ہمارے میں جیسے سورۃ فاتحہ پڑھنی ضروری ہے۔ ایسے ہی دوسری سورۃ تلاوتی بھی ضروری ہے مسلم شریف میں ہے۔ لا ضلوع من ثم بعدہ ہم انوار صفحہ ۱۰۱ کی ملاحظہ کریں، تو سورۃ فاتحہ اور سورۃ بقرہ (۱۱۱ سورۃ) پڑھے۔ غیر مقتدین وہی ہیں۔ مقتدین امام کے پیچھے دوسری سورۃ پڑھے۔ تو چاہیے کہ سورۃ فاتحہ بھی پڑھی جائے۔ کیا۔ جیسے دوسری سورۃ پڑھنے امام کی قرائت کافی ہے۔ یہی سورۃ فاتحہ پڑھنے بھی امام کی قرائت کافی دلی چاہیے۔

سوال نمبر ۲

تو وہی رکوع میں امام کے ساتھ مل جائے، اسے رکعت مل جاتی ہے۔ مقتدی پڑھے سورۃ فاتحہ پڑھنی اور مقتدی تو سے رکعت نہ ملنی چاہیے تھی۔

سوال نمبر ۳

مقتدین جیسے سورۃ فاتحہ قرائت اور مقتدین سورۃ فاتحہ پڑھنی تو یہ مقتدین وہی ہیں۔ مقتدین سے پہلے سورۃ فاتحہ پڑھے اور مقتدی سورۃ فاتحہ کے ساتھ مل جائے تو یہ

مقتدی یعنی سورۃ فاتحہ کرے آئیں ہے گایا میں؟۔ جہد

”مداہرتہ میں ہونا چاہئے اور نہ ہی سورۃ فاتحہ سے بچ میں آئیں ساتھ چاہئے“

سوال نمبر ۳

مقتدی سے بھی سورۃ فاتحہ ختم نہ کی ہو وراہم رکوع میں چڑ جائے تو وہابی یہ
جانتے ہیں یہ تہذیب آگاہی سورۃ فاتحہ چھوڑ دے گا وراہم کے ساتھ رکوع میں چڑ جائے گا یا
روح چھوڑ کر سورۃ فاتحہ پھر پڑھے گا؟

چینیچ

مشرق مغرب سے ملائے حدیث بیٹے احادیث عام ہے کہ اس چار سووں سے
وہابیوں نے ٹکڑے کر دیئے ہیں حدیث صحیحہ سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ یہ ایک تہذیب
ہے۔ یہ وہابیوں کا کہنا ہے کہ شہادت دینے والے نہیں گئے جیسا کہ ہم نے جو کہتے ہیں وہ
سب کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیحہ ہے اور حدیث پر عمل کریں اور اس کی صداقت
تائید کرتے ہیں۔ وہ اس سے بھی بڑھ کر کہتے ہیں کہ یہ روایت صحیحہ ہے۔

﴿ہانوا برہمکم ان کنتم صادقین﴾

✽

مسئلہ 5

”ہر نماز کی کیسے خواہ اہم ہو یا مقتدی یا منفرہ نماز جہری ہو یا سبزی آئیں
”ہستہ کما سنت ہے“

مشرعیم مقتدی ابی جہری نما میں خواہ اہم ہو یا مقتدی عداوا سے بچ چکے۔
”میں سنتا ہوں جو یہ حدیث سنت ہے۔ چہ چہ آئیں آئیں کہے۔“ اس میں طہارت
حدیث پوش حدیث ہے۔

حدیث نمبر ۸۲

بکری مسلم احمد مالک ابوداؤد ترمذی سہل اور بن جہد سے حضرت
ابو یوسف سے روایت کی۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا امن الامام فاممو فلنہ من و فی
فامینہ فامین الملئکہ عمرئہ متقدم من دینہ (رواہ البخاری و مسلم
و احمد و مالک و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ

ترجمہ

ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب امام آئیں ہے تو تم بھی آئیں ہو۔ (یہ وہابیوں
کی آئیں فرشتوں کی آئیں کے موافق کوئی اس نے چھپے مارا دعوت دیا ہے۔

تشریح حدیث

اس سے معلوم ہوا کہ جہاں کی معافی اس نماز کی لینے ہے جس کی آئیں و شہوں
کی آئیں کے موافق ہوگی۔ جبکہ شہادت دینے والے آئیں میں سے ہیں کہ آئیں سے آئیں کسی
سے نہیں کسی۔ اس آئیں کے فرشتوں کی آئیں سے آئیں۔ چہ چہ وہابی چپ چپ کر

میں بتیں، وہ شوق و محبت کرتے ہیں، مگر ہمیں وہ معلوم نہیں
ہو، اوجھلے میں یہ کیوں چلے ہیں۔

۱۴۰۰

بخاری، شعبی، نک، ابو داؤد اور نسائی نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی۔
قال رسول الله ﷺ: «وإذا قال الإمام غير المخصوص عليهم ولا الضالين
فمولى أميين فإنه قول الملوك عمره ما تقدم من دمه

[illegible]

پیش حدیث

سید محمد شمس الدین علی شمس الدین علی شمس الدین علی

پہلے یہ بات ہے پیچھے مقتدی سورۃ فاتحہ پڑھتے، شریفقتدی کیلئے سورۃ فاتحہ کی
قائمت سے روٹی دی تو حوصلہ کھم فرمائے کہ جب تم پڑھو گلو وہاں میں تو کہو میں۔
جدا کر دیا۔ سب عام نہ ہو گئے ہیں تو تم کہو میں۔ معلوم ہوا کہ اہل پیچھے مقتدی کیلئے
سورۃ فاتحہ کی قائمت سے روٹی نہیں ہے۔

[illegible]

۱۰۰۔ جس کا باپ تھے میں لکھنؤ اور یہاں داؤس اور نہیں دھکا دیتا ہے

معاہدوں کی بنیاد پر یہ لگائی جائے گی کہ جس نے آئیں فرشتوں میں سے
کسی کو قتل کیا، اس کے قاتل کو قتل کیا جائے گا۔ اور جس کا ہمیں فرشتوں
میں سے کوئی نہیں ہے۔ اس کے قاتل کو قتل کیا جائے گا۔ جسے پہلے قتل کرنے سے
یہ بات یاد دلائی گئی ہے۔ اور یہاں فرشتوں کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔
اور ان کے قاتل کو قتل کیا جائے گا۔ جسے پہلے قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

در بیت نمبر ۸۶۱۳

ہم ہر روز انہیں بعض مصلحتوں پر قنطاریں اور کھانے کی مستحق ہیں
 خدمتِ اعلیٰ کا حکم ہے کہ روایت کی اور کھانے کی ساری سہولتیں ہیں۔
 عن وائل بن حجر انه جلی مع نسئ علی بن عبید وسم الکلباء بلع غیر
 بمقصوب علیہم ولا الضالین قال امیں واحمی بہا صوبہ

437

حضرت اعلیٰ میں تحریر کے حضور نبیؐ کے ساتھ مارچ چکی جس
حصہ کے غیر معنوب محکمات و حصہ میں پہنچے نوپ ہیں کے اراکات ہیں۔ اور
ایک ۱۲ روپیہ تک تھا۔ یعنی ہستہ ۱۲ روپے آئیں گی۔

تقریباً ۱۰۰

۱۹۱۶ء کی دس شہرے نصرت و اہل حق نے مسترد کر دیے۔

قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قرأ غير المصنوب عليهم ولا
أصحابي فقال آمين وحُضِرَ به صوته

27

اور ہاتھ میں سے منسوب قندیں بھی رہا۔ آپ ﷺ کے لیے منسوب عید مبارک

۱۔ انصاف پر حاوی قرار دیا گیا ہے اور یہی وارث ہے۔

۲۔ ان کے بعد ان کے معتمد ہو گئے ہیں۔ شہداء ہی ان کے بعد ان کی موت ہے
حدیث نمبر ۲۳۲۲

طہ ان کے بعد یہاں تک کہ ان کی شہادت ہو جائے۔
قال سم یکن عمر وعلی رضی اللہ عنہما یجہرا بسم اللہ الرحمن
الرحیم ولا یامین

ترجمہ

حضرت عمر و حضرت علی رضی اللہ عنہما تو "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھ کر
پڑھتے تھے اور نہ ہی "آمین" اور نہ ہی آواز سے کہتے تھے۔

حدیث نمبر ۲۳۲۳

یعنی شرح دیا ہے حضرت ابو عمر جید سے روایت کی۔

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال یخمس الامام اربعاً التَّحْمُدُ
وبسم اللہ الرحمن الرحیم و ھین وربنا لک الحمد

ترجمہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ چار چیزیں امام آہستہ سے

۱۔ الحمد ربنا ربنا لک الحمد

۲۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳۔ آمین

۴۔ ربنا ربنا لک الحمد

حدیث نمبر ۲۵

یعنی حضرت ابو اہل سے روایت کی کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

بسم الامام اربعاً بسم اللہ الرحمن الرحیم والتَّحْمُدُ وربنا لک الحمد
والشُّعْدُ والتَّشْهُدُ

۱۔ الحمد ربنا ربنا لک الحمد

۲۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳۔ آمین

۴۔ الحمد ربنا ربنا لک الحمد

۵۔ الحمد ربنا ربنا لک الحمد

حدیث نمبر ۲۶

۱۔ الحمد ربنا ربنا لک الحمد

۲۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳۔ آمین

قال ریح یخمس الامام بسم اللہ الرحمن الرحیم وسبحانک اللہم

ويعودو ھین

ترجمہ

۱۔ الحمد ربنا ربنا لک الحمد

۲۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳۔ الحمد ربنا ربنا لک الحمد

۴۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

۵۔ آمین

۶۔ الحمد ربنا ربنا لک الحمد

عقبتی تقاضہ

میں نے جو قرضے ہیں ان کے لئے یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمائے

اس حدیث میں حضرت بن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ اگر کوئی شخص نماز میں کھڑا ہو جائے اور اس کے پاس کوئی چیز ہو جس سے اس کی رائیخ ہو جائے تو اسے اس سے بچنا چاہیے۔

حدیث نمبر ۱۵

اسی دن حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ اگر کوئی شخص نماز میں کھڑا ہو جائے اور اس کے پاس کوئی چیز ہو جس سے اس کی رائیخ ہو جائے تو اسے اس سے بچنا چاہیے۔

ن کان وائل راہ مؤذ یعمل دالک فضرہ عبداللہ حمصی مرہ لا یعمل دالک۔

ترجمہ

اگر کوئی شخص نماز میں کھڑا ہو جائے اور اس کے پاس کوئی چیز ہو جس سے اس کی رائیخ ہو جائے تو اسے اس سے بچنا چاہیے۔

حدیث نمبر ۱۷۱۶

اسی دن حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ اگر کوئی شخص نماز میں کھڑا ہو جائے اور اس کے پاس کوئی چیز ہو جس سے اس کی رائیخ ہو جائے تو اسے اس سے بچنا چاہیے۔

فان صلیت خلف ابن عمر رضی اللہ عنہما ہم یکن بدیہ الاوی

مکبیرۃ الاولی

اسی دن حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ اگر کوئی شخص نماز میں کھڑا ہو جائے اور اس کے پاس کوئی چیز ہو جس سے اس کی رائیخ ہو جائے تو اسے اس سے بچنا چاہیے۔

حدیث نمبر ۸

اسی دن حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ اگر کوئی شخص نماز میں کھڑا ہو جائے اور اس کے پاس کوئی چیز ہو جس سے اس کی رائیخ ہو جائے تو اسے اس سے بچنا چاہیے۔

انہ وای رجلا یرفع یدینہ فی الصلوۃ عند الزکوع وعمرہ من

الزکوع وعمرہ من الزکوع فقال لا یعمل ہانہ شیء۔

رسول اللہ ﷺ ثم مرکہ

ترجمہ

آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص نماز میں کھڑا ہو جائے اور اس کے پاس کوئی چیز ہو جس سے اس کی رائیخ ہو جائے تو اسے اس سے بچنا چاہیے۔

ترجمہ

اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص نماز میں کھڑا ہو جائے اور اس کے پاس کوئی چیز ہو جس سے اس کی رائیخ ہو جائے تو اسے اس سے بچنا چاہیے۔

حدیث نمبر ۲

اسی دن حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ اگر کوئی شخص نماز میں کھڑا ہو جائے اور اس کے پاس کوئی چیز ہو جس سے اس کی رائیخ ہو جائے تو اسے اس سے بچنا چاہیے۔

قال ریت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ من اول تکبیرۃ ثم لا یعود وقال حبیب صحیح۔

ترجمہ

حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ اگر کوئی شخص نماز میں کھڑا ہو جائے اور اس کے پاس کوئی چیز ہو جس سے اس کی رائیخ ہو جائے تو اسے اس سے بچنا چاہیے۔

حدیث نمبر ۲۲

اسی دن حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ اگر کوئی شخص نماز میں کھڑا ہو جائے اور اس کے پاس کوئی چیز ہو جس سے اس کی رائیخ ہو جائے تو اسے اس سے بچنا چاہیے۔

حدیثنا سیمان استادہ بعدا قال یرفع یدینہ من اول مؤذ وقال بعضهم مؤذ واحدہ

نور و حب ہے۔ اس کا چھوڑنے والا سنت شہادت ہے۔ دریں فیصلہ میں

[illegible]

۱۹۹۰ء میں ان کے معجزاتی حلقہ میں ایسے ہی ایک اور بار۔

قال قال رسول الله ﷺ: «موتوا حقاً» على كل مسلم

[illegible]

یہ مسند شہرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔

قال قال رسول الله ﷺ لوثر واجمب " على كل مسلم

جہت سے ۱۵۴۶

مجلس

فل سمعت رسول الله - يقول الوتر حي فمن لم يوتر فليس مني

[illegible]

عبداللہ رحمہ اللہ! میں نے آپ سے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہر قسم کی بیماریوں سے محفوظ رکھے اور آپ کو ہر قسم کی مصیبتوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

عُقَالُ مَعْلُومَةٍ أَوْ اجْتِمَاعٍ دَالِكًا عَلَيْهِمْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ
 "يَدْبُرُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ صَلَوةً" هِيَ الْوُثْرُ هِيَ الْعِصَّةُ الَّتِي يَصُومُ

تم دعوت میں آئیے۔ یہ ہے چوتھا ہفتہ۔ اس میں بھی میں نے کہا کہ میں نے
میں سے سب کو بلایا ہے۔ آپ بھی آئیے۔ فرما دیجئے کہ میں نے سب
کو بلانے شروع کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ ساری دعا ہے۔

۱۴۳۵

ہند کی طب و صحت پر پیدیں کلمہ - محمد سلو رائیت

فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِمَّنْ يَأْمُرُ عَنِ وَبَرِّهِ قَبِيصًا أَدَا صَدِيقًا

وہ بدلتے رہے اور ایک جوڑے پر پہنچے۔ وہ سب سے اگلی ان کے پاس

— 100 —

۱۳۴۱ هـ

۱۹۱۰ء میں ملازمہ اور اس کے والدین کے درمیان مقدماتی فیصلہ : پیر

نوحی شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔

ان سببی . . . کان یوتر بثلاث رکعات

ترجمہ

— تیس دن میں تیس رکعات پڑھتے تھے۔

حدیث نمبر ۸۴

ماں تہیہ سے حضرت محمد بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔

تہیہ میں تیس رکعات تھیں جس میں تیس رکعات تھیں۔

تہیہ میں تیس رکعات تھیں اور یہ تیس رکعات تھیں۔

اور یہ تیس رکعات تھیں۔

تہیہ میں تیس رکعات تھیں اور یہ تیس رکعات تھیں۔

تہیہ میں تیس رکعات تھیں اور یہ تیس رکعات تھیں۔

ترجمہ

چھ رکعات تھیں۔

تہیہ میں تیس رکعات تھیں اور یہ تیس رکعات تھیں۔

تہیہ میں تیس رکعات تھیں اور یہ تیس رکعات تھیں۔

حدیث نمبر ۳۲۹

تہیہ میں تیس رکعات تھیں اور یہ تیس رکعات تھیں۔

تہیہ میں تیس رکعات تھیں اور یہ تیس رکعات تھیں۔

تہیہ میں تیس رکعات تھیں اور یہ تیس رکعات تھیں۔

تہیہ میں تیس رکعات تھیں اور یہ تیس رکعات تھیں۔

ترجمہ

تہیہ میں تیس رکعات تھیں اور یہ تیس رکعات تھیں۔

تہیہ میں تیس رکعات تھیں اور یہ تیس رکعات تھیں۔

حدیث نمبر ۱۸۵

نوحی شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔

ان سببی . . . کان یوتر بثلاث رکعات

تہیہ میں تیس رکعات تھیں اور یہ تیس رکعات تھیں۔

تہیہ میں تیس رکعات تھیں اور یہ تیس رکعات تھیں۔

تہیہ میں تیس رکعات تھیں اور یہ تیس رکعات تھیں۔

ترجمہ

تہیہ میں تیس رکعات تھیں اور یہ تیس رکعات تھیں۔

تہیہ میں تیس رکعات تھیں اور یہ تیس رکعات تھیں۔

تہیہ میں تیس رکعات تھیں اور یہ تیس رکعات تھیں۔

تہیہ میں تیس رکعات تھیں اور یہ تیس رکعات تھیں۔

تہیہ میں تیس رکعات تھیں اور یہ تیس رکعات تھیں۔

پڑھتے تھے

حدیث نمبر ۱۹

نوحی شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔

تہیہ میں تیس رکعات تھیں اور یہ تیس رکعات تھیں۔

تہیہ میں تیس رکعات تھیں اور یہ تیس رکعات تھیں۔

تہیہ میں تیس رکعات تھیں اور یہ تیس رکعات تھیں۔

ترجمہ

تہیہ میں تیس رکعات تھیں اور یہ تیس رکعات تھیں۔

تہیہ میں تیس رکعات تھیں اور یہ تیس رکعات تھیں۔

تہیہ میں تیس رکعات تھیں اور یہ تیس رکعات تھیں۔

تہیہ میں تیس رکعات تھیں اور یہ تیس رکعات تھیں۔

پڑھتے تھے

حدیث نمبر ۲۰

من لی ثیابہ حضرت امام حسن علیہ السلام سے روایت کی۔

قال اجمع المسلمون على الوتر ثلث لا يسلم الا اجر من

ترجمہ

کہتے ہیں۔ من چھ سارے مسلمان متفق ہیں کہ جو کسی رات میں تیس رکعتیں پڑھے۔
چھ رکعتیں پڑھے۔

حدیث نمبر ۲۱

عن ابن شریک عن حضرت ابو جابر سے روایت کی۔

قال سالت ابا العالیة عن الوتر فقال عنهما اصحاب رسول الله ﷺ ان
الوتر مثل صلوة المغرب هذا وثر الليل وهذا وثر النهار

ترجمہ

کہتے ہیں۔ میں نے ابو جابر سے دو مرتبہ متفق پا چھیں تو آپ سے
فرمایا۔ یہ سب تو اس حدیث کے صحابہ سے روایت کی جاتا ہے کہ ایک اور
مذہب کے لوگ کہتے ہیں۔ یہ رات کے وتر ہیں اور یہ ایک مرتبہ کے وتر ہیں۔

حدیث نمبر ۲۲

عن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه ان رسول الله ﷺ دعي عن

البخاري ان يصلي الرجل واحدة

یعنی ایک رکعت پڑھے۔ اس حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے کہا کہ میں نے اپنے پیغمبر سے
سنا کہ وہ فرماتے ہیں کہ جو ایک رکعت پڑھے۔

ترجمہ

حضرت ابو سعید خدری سے روایت کی۔ یہاں فرماتے ہیں کہ جو ایک رکعت پڑھے۔
اس سے منع فرمایا۔ یعنی اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص ایک رکعت وتر
پڑھے۔

۲۳

عن محمد بن كعب الصرخي عن النبي ﷺ عن النبي ﷺ

کہ جو کسی نے ایک رکعت پڑھی۔ اس سے منع فرمایا۔ یہاں فرماتے ہیں کہ جو ایک رکعت پڑھے۔
اس سے منع فرمایا۔

حدیث نمبر ۲۳

عن عبد الله ابن مسعود رضي الله عنه ما جرات ركعة واحدة قط.

یعنی ایک رکعت پڑھنا میری طاقت سے باہر ہے۔

ترجمہ

حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت کی۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رکعت پڑھنا
میرے لیے مشکل سمجھا۔

حدیث نمبر ۲۴

عن ابراهيم قال بلغ ابن مسعود رضي الله عنه ان سفدا يوتر ركعة

مفان ما جرات ركعة واحدة قط

ترجمہ

حضرت ابراہیم سے روایت کی۔ یہاں فرماتے ہیں کہ سفید نے کہا کہ میں نے اپنے پیغمبر سے
سنا کہ وہ فرماتے ہیں کہ جو ایک رکعت پڑھے۔ اس سے منع فرمایا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت کی۔ یہاں فرماتے ہیں کہ جو ایک رکعت پڑھے۔
اس سے منع فرمایا۔ یہاں فرماتے ہیں کہ جو ایک رکعت پڑھے۔ اس سے منع فرمایا۔

ت سے ہا بشہ اور سپاہیں ہوتی ہیں۔ اس طرح عین شریعت کو اپنی جگہ سے
ریا ہوتے ہیں۔

جو سر پہ رہنے کوں جاے عمل پاب حضورؐ

تو ہم ہیں کہ ہوں تاجدار ہم بھی ہیں

یہ یقین سے دوسرا ہم عصاری۔ جسوں یہ شریعت میں حضورؐ پر مہکتے
تاکہ پرانے آداب و رسوم یہ ہیں۔ اس طرح شریعت اور احکام میں فرق کی ایک
مثال دہائی میں کہتے

اس سے پہلے جو وہابی محدث کو سمجھ رہا تھا۔

حدیث نمبر ۲۶

عن عائشة رضي الله عنها قالت: إن رسول الله ﷺ كان يصلي ثلاث
عشرة ركعة بروكعتي الفجر (رواه مسلم)

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی
۱۱ رکعت ۳ رکعت میں ۱۱ رکعت پڑھتے تھے۔

۸ رکعت فجر ۳ رکعت صبح کے بعد ۲ رکعت عصر کی رکعت۔

حدیث نمبر ۲۷

عن ابی سلمة ابن عبد الرحمن انه سأل عائشة رضي الله عنها
كيف كانت صلوة رسول الله ﷺ في رمضان قالت ما كان يركع في
رمضان ولا في غيره على إحدى عشرة ركعة فصلی اربعاً ولا
يسأل عن حسيهن وطلوهن ثم فصلی اربعاً ولا تسأل عن حسيهن
وطلوهن ثم يصلي ثلاثاً فقالت عائشة رضي الله عنها فقلت ما
رسول الله انما قيل ان ثومر فقال يا عائشة ان عيسى لما ولا
سام قبيس رواه مسلم

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے صبح میں ۱۱ رکعت اور عصر میں
۲ رکعت اور فجر میں ۸ رکعت پڑھی۔ یہی وہی حدیث ہے جس میں
ابو سلمہ نے عائشہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی ۱۱ رکعت
اور عصر کی ۲ رکعت اور فجر کی ۸ رکعت پڑھتے تھے۔

ترجمہ

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی ۱۱
رکعت پڑھتے تھے اور عصر کی ۲ رکعت اور فجر کی ۸ رکعت پڑھتے تھے۔
یہی وہی حدیث ہے جس میں ابو سلمہ نے عائشہ سے پوچھا کہ رسول اللہ
ﷺ صبح کی ۱۱ رکعت اور عصر کی ۲ رکعت اور فجر کی ۸ رکعت پڑھتے تھے۔
یہی وہی حدیث ہے جس میں ابو سلمہ نے عائشہ سے پوچھا کہ رسول اللہ
ﷺ صبح کی ۱۱ رکعت اور عصر کی ۲ رکعت اور فجر کی ۸ رکعت پڑھتے تھے۔
یہی وہی حدیث ہے جس میں ابو سلمہ نے عائشہ سے پوچھا کہ رسول اللہ
ﷺ صبح کی ۱۱ رکعت اور عصر کی ۲ رکعت اور فجر کی ۸ رکعت پڑھتے تھے۔

حدیث نمبر ۲۸

عن ابی سلمة قال سألت عائشة رضي الله عنها عن صلوة رسول
الله ﷺ فقالت كان رسول الله ﷺ يصلي ثلاث عشرة ركعة يصلي
ثمان ركعات ثم يوتر ثم يصلي ركعتين الحج

ترجمہ

حضرت ابو سلمہ نے عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی ۱۱ رکعت اور عصر کی ۲ رکعت اور
فجر کی ۸ رکعت پڑھتے تھے۔ یہی وہی حدیث ہے جس میں ابو سلمہ نے عائشہ سے پوچھا کہ رسول اللہ
ﷺ صبح کی ۱۱ رکعت اور عصر کی ۲ رکعت اور فجر کی ۸ رکعت پڑھتے تھے۔
یہی وہی حدیث ہے جس میں ابو سلمہ نے عائشہ سے پوچھا کہ رسول اللہ
ﷺ صبح کی ۱۱ رکعت اور عصر کی ۲ رکعت اور فجر کی ۸ رکعت پڑھتے تھے۔
یہی وہی حدیث ہے جس میں ابو سلمہ نے عائشہ سے پوچھا کہ رسول اللہ
ﷺ صبح کی ۱۱ رکعت اور عصر کی ۲ رکعت اور فجر کی ۸ رکعت پڑھتے تھے۔

۲۔ (۲) جس پر مرنے میں کسی عیب کا شائبہ نہ ہو۔

وہ نہیں دھت ہیں۔ وہ اس کی صرف آجڑی رشتہ ہے۔ بعد میں پتھر ہے۔

[Faint handwritten text at the bottom of the page]

قوت تاملی

مجلس. ~~مجلس~~ من قبل من له حق ^{الاعتراف} الاعتراف بالاعتراف ^{الاعتراف} الاعتراف بالاعتراف

[illegible]

1947

١٠٠

قبول شد

عبد ابي سید وقار کس صاحب علی (الرحمۃ علیہ) رحمۃ اللہ علیہ

[illegible]

حسن علی : اور نصرت عبد اللہ من مسعود پھر اپنے بیٹے حبیب سے ساتھ اتر لیا

عمر بن الخطاب

مجله پژوهش‌های فلسفی، ج ۲، ص ۲۹۵، مطبوعه قزوین، ۱۳۸۵.

قوب راج

$\frac{1}{2} \frac{d}{dt} \left(\frac{1}{2} \frac{d^2}{dt^2} \right) = \frac{1}{2} \frac{d}{dt} \left(\frac{1}{2} \frac{d^2}{dt^2} \right)$

وہی شہزادہ جس کا مطلب (ترجمہ) میں چوہا ہوتے ہیں حضرت اہل

۱۔ نفسِ حیات و پختگی۔ ورمعرب و فارسی قیاسی رسمت ہے بعد

[illegible]

عن سخی ابن ابی کثیر قال احبرنی ابو سلمة ان سال عائشه رضى

الله عنها عن صفة رسول الله بمثله غير في حديثهما بسبع

رکعتیں قاضی ہو کر منہی (رواہ مسلم)

نہایت سے دلچسپی کے ساتھ اور علم و فہم کے ساتھ

۱۰۰۰ سے زائد روپے کی آمدنی کے لئے ۱۰۰۰ روپے سے زائد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

[illegible]

Fe 2000

عن عبد الله بن عباس رضي الله عنهما أن رسول الله ﷺ قال لا يمتنع مني ركعتي

لويز روه الساسي باسناد حسن و رواه الذهبي في تسعين كبيرة

بالتعاون مع

عنه عليه السلام في حديثه صلى الله عليه وآله وسلم في قوله تعالى: "فَمَنْ شَرَّكُمْ لِقَائِ اللَّهِ" أي: فمَنْ شَرَّكُمْ لِقَائِ اللَّهِ؟

۱۰۱ - حد سابعه علیہ السلام

$$|F_1| = \lambda_1^2$$

(ج ۱، صفحہ ۱۰۱)

وتر کی ۳ رکعت پر ائمہ دین کے اقوال زیریں

تو ب

من - ذوال احجه رئيسهم على و الا لا يسمونه

[illegible]

چیلنج

نہایت حایک سے نہیں یہ معلوم ہوا۔ خصوصاً وتر کی پہلی رکعت میں کچھ سے
بہت تک اور دوسری رکعت میں 'قل یا ایہا الکافرون' تیسری رکعت میں قل ھو ھد
حد تک کھڑے تھے۔ ان تمام روایات میں مسلسل تین رکعتوں کا ذکر ہے اور یہ رکعت میں بیٹھو
کا ذکر نہیں ہے۔ چنانچہ یہ گمان ہے۔

۱۰. کیا آپ رشتہ تو ختم کر رہے ہیں؟

ہر مانتوا برہمکم ۛ کتہم حصہ یقیہی ۛ

مسئلہ 9

”مادرہ کی آبروی رخت میں دقرات سے بعد، نوع سے پہلے۔“

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے (پتہ) اور تمہارے لئے یہ سب کچھ ہے۔
میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے (پتہ) اور تمہارے لئے یہ سب کچھ ہے۔

پیشہ و مہارت کے ساتھ ساتھ
تعلیم و تربیت کے ذریعہ

۲۵۰

۱. رشتہ رشتہ کی ساری باتیں

قال سمعت ابا بكر وعمر وعبدان وعبارضى الله عنهم يقولون فنبأ

رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجر النور وكسوا يعملون ذلك

—

[illegible]

$\frac{1}{\sqrt{2}} \begin{pmatrix} 1 & i \\ 0 & 1 \end{pmatrix}$

ابوداؤد، ترمذی و ابن ماجہ نے حضرت علی المرتضیٰ اسد اللہ الخائب علیہ السلام سے

اسی نے

ن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول فی حر وقرہ اللہم افرج
اعود بک افرج

اسی نے

ابن ماجہ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص
میں سے کہے تو اسے بخش دے گا۔

حدیث نمبر ۹

عن ابی ابن کعب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول یومر بثلث
و کلمات کان یقرأ فی الاولی بسم ربک الاعلیٰ وہی الذبیہ
بقل دانیہ الکافروں وہی الذبیہ بقل ہوالہ احد ویمنہ قبل
الركوع

ابن ماجہ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے

اسی نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے
سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے
سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے

ابن ماجہ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے
سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے

حدیث نمبر ۱۰

عن ابی ابن کعب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول فی الیوم قبل
الركوع

(ابن ماجہ، ترمذی و ابن ماجہ نے حضرت علی المرتضیٰ اسد اللہ الخائب علیہ السلام سے

اسی نے

حضرت علی المرتضیٰ اسد اللہ الخائب علیہ السلام سے کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے
سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے

حدیث نمبر ۹

عن عبد اللہ بن مسعود رحمہ اللہ عن ان لیس : کان یقول فی
الوتر قبل الركوع
(ابن ماجہ، ترمذی و ابن ماجہ نے حضرت علی المرتضیٰ اسد اللہ الخائب علیہ السلام سے

اسی نے

حضرت علی المرتضیٰ اسد اللہ الخائب علیہ السلام سے کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے
سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے

حدیث نمبر ۱۰

ابن ماجہ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے
سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے

اسی نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے
سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے

ابن ماجہ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے
سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے

ابن ماجہ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے
سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے

ابن ماجہ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے
سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے

۳۔ رکوع سے پیسے اور
۴۔ بار بار یہ بھی چاہیے۔

اعلیٰ قوت نماز میں رکوع سے پیسے و سار سال پڑھنے سے ثبوت میں

اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم اور اقوال ائمہ دین

قول اول

قولی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ میں ہے کہ گنہگاروں کے لیے
میں سو رکوع (۴۰۰) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تمام سال قوت و شہادت قرار
دیتے تھے اس کا مستند روایت ہے کہ اسے ایک سال قوت پڑا۔
(۱۰۰) میں مدنی ص ۹۳ مطبوعہ دارالقرآن ۱۴۰۶ھ

قول ثانی

عن الاسود بن یزید أن ابن عمر و جسی الله عنهما فب فی النور قیل
۳۰۰ رکوع (۴۰۰) میں یزید سے روایت ہے کہ بیشک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ
عنہما نماز میں اعلیٰ قوت روئے سے پڑھتے تھے
(بخاری المصنف ج ۲ ص ۳۰۲ مطبوعہ دارالقرآن ۱۴۰۶ھ)

قول ثالث

عن مسعود بن سعد و أصحاب الشیخ صفی اللہ علیہ وسلم کانوا یصلون
فی ہر روز ۴۰۰ رکوع (۴۰۰) عقیقہ میں پڑھتے تھے حضرت مسعود بن سعد رضی اللہ عنہ اور
شیخ مسعود رضی اللہ عنہ میں روئے سے پڑھتے تھے قوت پڑھتے تھے (۴۰۰ رکوع)

خلاصہ کلام

ان تمام احادیث اور اقوال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں یہ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور ان
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے صرف نصف رمضان میں اعلیٰ قوت پڑھی ہے وہ سری علف
میں ہے باقی تمام سال اعلیٰ قوت نہیں پڑھی تھیں بھی وہ نہیں۔ یہ یہاں
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے صراحتاً متفق اور ثابت ہے۔ یہاں ہر روز
۴۰۰ رکوع پڑھتے تھے۔ یہ سار سال سیر و قرآن تیس دن رخصت میں قرأت سے منع ہوا ہوتا
تھے پھر اعلیٰ قوت پڑھتے تھے۔

﴿ہاتوا برہانکم ربکم صدقین﴾

❧

مسئلہ 10

”وتر کے بعد وہ کسی اور نماز میں بالخصوص نماز فجر میں قنوت پڑھنا سخت منع ہے۔“
مگر غیر مقلد ہائی (جو کہ وتر میں نو (دو رکعت کی آخری پندرہ تاریخوں کے
بعد قنوت میں پڑھتے۔ امت ما فجر کی دوسری رکعت کے رکوع کے بعد دعائے
قنوت پیش پڑھتے ہیں جس کا رکوع نماز ہے۔ یہ دعائے قنوت فجر کی دوسری رکعت میں
پڑھا جاسکتا ہے۔ بعد اس کے نماز۔ اور پھر کبھی نہ پڑھی۔
یہ حدیث اس باب میں نماز فجر کی دوسری رکعت میں دعائے قنوت کے مسنون ہونے
کا ثبوت ہے۔ حدیث پیش خدمت ہے۔

حدیث نمبر ۲۳

ابن ابی شیبہ سے روایت ہے۔

أَمَّا قُلْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا أَنَّهُ كَانَ يَبُحُّ أَنْ يَأْتِيَ بِقَالَ لَهُمُ
الْفَرَا، سَبْعُونَ رَجُلًا فَاصْبِرُوا فَقُلْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبُحُّ
الرُّكُوعَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَيْهِمْ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ،

ترجمہ

ابن ابی شیبہ سے روایت ہے کہ قنوت میں یہ دعا پڑھی۔ آپ سے روایت ہے کہ
قرآن قنوت میں یہ دعا پڑھی جیسے وہ شہید کر دیتے تھے۔ تو یہ دعا
قنوت میں ایک ماہ تک رکوع کے بعد ان کو پڑھنا منع فرماتے تھے۔
قنوت پڑھی۔

قنوت میں دعا پڑھنا یہ دعا کہ جس کا یہ فعل قرآن میں پیش ہے۔
نہیں پڑھنا۔ اس سے یہ دعا کہ جس کا یہ فعل قرآن میں پیش ہے۔

حدیث نمبر ۲۴

ابن ابی شیبہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔
عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعُونَ رَجُلًا يَدْعُو عَلَيْهِمْ
فَلَمَّا طَهَّرُوا عَلَيْهِمْ تَرَكَ الْمَنُوتَ.

ترجمہ

فرماتے ہیں کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے صرف ایک ماہ دعائے قنوت پڑھی (اور عرب
نے جس قنوت میں) رکوع و رکوع (اور پھر) پڑھا۔ آپ سے روایت ہے کہ
کئے تو آپ نے قنوت میں قنوت چھوڑ دی۔

حدیث نمبر ۵۳۳

ابن ابی شیبہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔
ابن العباس سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

ترجمہ

یقیناً اللہ تعالیٰ نے میری قوم پر رحم فرمایا۔ یہ دعا قنوت پڑھی۔ پھر چھوڑ دی۔

حدیث نمبر ۸۵۶

ابن ابی شیبہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
قَالَ قُلْتُ لَأَنْبِيَائِهِمْ أَنَّهُ قَدْ صُنِّيَتْ حِكْمَةٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَبْنَى بَنِي قَوْمِهِمْ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ هُمَا بِالْكَوْفَةِ يَحْوَا مِنْ خَمْسِ سَبْعِينَ
كَانُوا يَقْنُتُونَ قُلْتُ يَا بَنِي هَذَا مُحَدِّثٌ

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے پوچھا کہ یہ دعا قنوت میں
کون سے نبیوں نے پڑھی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ دعا
پڑھی جاتی تھی۔ یہ دعا قنوت میں پڑھی جاتی تھی۔ یہ دعا قنوت میں
پڑھی جاتی تھی۔ یہ دعا قنوت میں پڑھی جاتی تھی۔

تیس۔ نئے سائنس دانوں کا قیام۔ آپ سیر ملز پاپ چیتے کی طرف فراہم کرتے ہیں۔ یہ سائنس دانوں کے لیے ہے۔

[illegible][illegible]

۱۰۰ مہلے وک و تحقیق

[illegible]

خاصہ کلام

تو اس وقت تک کہ حالت جنگ ہو یا علیہ حالت ٹیٹ ہو۔ اس وقت تک کہ

ہی و اسے اس پریم میں ہی ہوئی تا معلوم ہو کہ اس سے مراد ہرگز نہ ہے
کی پڑھنی حالت میں نہ ہو کہ وہ اس سے پہلے نہ ہو۔

المنقہ

نہ اس سے پہلے نہ اس کے فوت صرف ہوا نہ اس کے ساتھ کسی سے نہ ہو
مذہب طوائف کی و مہر میں اس کے ساتھ ہوا نہ اس کے ساتھ نہ ہو۔

و ہتوا برہانکم ان کستم صدیقیں

ۛ

مسئلہ 11

”مرد کیلئے ست یہ ہے۔ کہ دونوں اتھتیا میں داہنا پاؤں کھڑا کرے، اور
بایاں پاؤں بچھ کر اس پر بیٹھے۔ جہد عورت دونوں پاؤں داہنی جانب نکال دے۔ اور
سرین زمین پر رکھے۔“

مگر غیر متقدم و دہائی اس کے خلاف کرتے ہیں۔ پہلی اتھتیا میں مردوں کی
طرح بیٹھتے ہیں۔ جبکہ دوسری اتھتیا میں عورتوں کی طرح بیٹھتے ہیں۔ جو کہ سر سرست کے
خلاف ہے۔ چنانچہ دونوں اتھتیا میں داہنا پاؤں کھڑا کر کے، اور بایاں پاؤں بچھ کر اس پر
بیٹھنے کے ثبوت میں نگہداشت حدیث پیش کیا جاتا ہے۔

حدیث مسرور

مسلم شریف نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت سے ایک طریق
حدیث نقل کی۔ جس کے آخری احوال یہ ہیں۔

وکلن یمرش رجلہ البسری ویصیب رجلہ الیمنی

ترجمہ

”پس وہ بایاں پاؤں بچھتے تھے۔ اور داہنا پاؤں کھڑا کرتے تھے۔“

حدیث مسرور ۳۲۲

بخاری و مسلم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔

قَالَ اُمَّا السُّنَّةُ فِی السُّنَّةِ اِنْ تَنَصَّبَ رِجْلُکَ الْیَمَنِی وَتَنَسَّبَ الْبَسْرَی

زَادَ الْبَسْرَی وَاسْتَمَالَہُ بِاصْلِہَا الْعِیْلَہُ

ترجمہ

”ست یہ ہے کہ پڑھا ہوا پاؤں کھڑا کرے اور بایاں پاؤں بچھے۔“

زیادہ یہ کیا کہ پاؤں کی انگلیں قبل کی طرف کرے۔

حدیث نمبر ۷۲۳

بخاری شریف، امام مالک، بوداد ورنس کی نے سیدنا عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے روایت کی۔

اِنَّهُ كَانَ يَرَى عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ يَتَوَضَّعُ فِي الصَّلَاةِ اِذَا جَلَسَ فَلَا يَمْلِكُهُ وَابْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ سَمِعْتُ الصَّلَاةَ اَنْ نَحْصِبَ رِجْلَكَ الْيُمْنَى وَتَلْسَى رِجْلَكَ الْيُسْرَى فَقُلْتُ لَهْ اَنْتَ تَفْعَلُ دَالِكَ اِنْ رَجُلًا لَا تَحْمِلُ لِي

ترجمہ

ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے والد محترم حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ آپ نماز میں چہار زانو ہو کر بیٹھتے تھے۔ فرماتے ہیں کہ میں بھی ایسے ہی تھا۔ اس وقت میں نو عمر تھا۔ (میرے والد محترم) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس سے سنا فرمایا۔ اور جب کہ نماز میں بیٹھتا تھا کہ تم اپنا بائیں پاؤں اٹھا کر اور بائیں پاؤں چھو۔ میں نے کہا کہ آپ تو یہ کرتے ہیں (یعنی چہار زانو بیٹھتے ہیں)۔ وہ فرمایا (میرے چہار زانو بیٹھنے کی وجہ یہ ہے) کہ میرے پاؤں میرے چھٹنے سے رتی مجذوم کی ہے۔

حدیث نمبر ۹۲۸

ترمذی شریف و صحیح ابی داؤد و ابن ماجہ سے روایت ہے۔

فَإِنْ قَدِمْتَ الْمَدِينَةَ فَلْيَلْ طَرَفَ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِمَّا يَنْبَغِي لَكَ مِنْهَا جُلُوسٌ عَلَى التَّسْبِيحِ أَهْوَ مِنْ رِجْلِهِ الْيُسْرَى وَوَضِيعُ دُمِهِ الْيُسْرَى عَلَى فَحْدِهِ الْيُسْرَى وَنَحْبُ رِجْلِهِ الْيُمْنَى

ترجمہ: اگر آپ مدینہ منورہ میں آئے تو نماز میں رسول اللہ ﷺ کی جگہ پر بیٹھیں۔

میں آپ سے) تھا کہ میں حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ پر بیٹھوں گا۔ (یہاں پر میں نے دیکھا کہ) جب آپ ﷺ نماز میں (یعنی اتھکات کیلئے) بیٹھے تو آپ ﷺ نے بائیں پاؤں بچھا دیا۔ اور بائیں ہاتھ بائیں ران پر رکھ دیا۔ اور

حدیث نمبر ۹۲۸

عَنْ أَبِي ثَرْيَافٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ يَسْتَحِبُّ إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ أَنْ يَمْدَحَ دُمَهُ الْيُسْرَى عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَجْلِسَ عَلَيْهِ

ترجمہ

آپ ﷺ چاہتے تھے کہ مرد نماز میں بیٹھتا ہے تو اس پر بیٹھتے۔

حدیث نمبر ۹۲۸

ابو داؤد و ابن ماجہ و ترمذی شریف سے روایت ہے۔
كَانَ الْمَدِينِ مِمَّا يَنْبَغِي لَهُ دُمَهُ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ أَهْوَ مِنْ رِجْلِهِ الْيُسْرَى جُلُوسٌ عَلَى تَطْبِيقِ دُمِهِ

ترجمہ

ابو داؤد و ابن ماجہ و ترمذی شریف سے روایت ہے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کے قدم پر بیٹھنے کی پشت پناہ ہوگی۔

حدیث نمبر ۹۲۸

ترمذی شریف سے سیدنا اسعد حدادی سے روایت ہے۔ حدیث صحیح ہے۔ جس کے ترمذی حافظ ہیں۔

فَإِذَا جَلَسَ فَلْيَنْصِبْ رِجْلَهُ الْيُمْنَى وَالْيُسْرَى رِجْلَهُ الْيُسْرَى

ترجمہ

جب نماز میں بیٹھیں تو پناہ پناہ پاؤں کھڑ کرے اور بائیں پاؤں بچھائے۔

حدیث نمبر ۳

طحاوی شریف نے حضرت وائل بن حجرؓ سے روایت کی۔

قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتِلْتُ لَا حِمْلًا
صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا قَعَدَ لِلشَّهَادَةِ مَرَّشَ
وَجَلَّهَ النَّسْرِيُّ ثُمَّ قَعَدَ عَلَيْهَا

ترجمہ

وائل بن حجرؓ فرماتے ہیں میں نے حضور قدس سے پیچھے یہ سونے کی پڑھی
کہ حضور علیہ کی نماز (کا طریقہ) یاد کیا۔ فرماتے ہیں کہ جب حضور
تہات پہنچے تو آپ علیہ کے ہاتھ پاؤں بچھا دیے اور چڑھ گئے۔

حدیث نمبر ۴

طحاوی شریف نے حضرت یحییٰ بن سعیدؓ سے یہ ذیل حدیث روایت کی۔ جس
سے آئری لفظ یہ ہیں۔

قَعَدَ الْقَعْدَ لِلشَّهَادَةِ صَحَّحَ رَحْلَهُ لِنَسْرِي وَنَصَبَ الْيَمْنَى عَلَى صَدْرِهَا
وَمَشَّهَدَ

ترجمہ

حضور ارم علیہ جب تہات پہنچے تو آپ علیہ نے اپنا ہاتھ پاؤں (نیچے)
چھاپا۔ اور ہاتھ پاؤں کے نیچے پرھڑیا (چھڑیا) تہات پر لگی۔

نوٹ: من چودہ احادیث کے علاوہ دیگر بہت سی حدیث ہیں کہ جس سے ہمارے منھے
کیسے دیاں پاؤں کھڑا کرنا اور ہاتھ پاؤں بچھا کر س پر مینہاں ہے

فقہاء کرام کے نزدیک

مختلف کے نزدیک نماز میں بیٹھنے کی تمام صورتوں میں سلت طریقہ یہی ہے کہ دایاں

دایاں پاؤں اور بائیں پاؤں بچھا کر دایاں پاؤں کے درمیان پٹائی

حدیث نمبر ۵ شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے

دایاں پاؤں کے نیچے دایاں پاؤں کے درمیان پٹائی پٹائی

دایاں پاؤں کے نیچے دایاں پاؤں کے درمیان پٹائی پٹائی

دایاں پاؤں کے نیچے دایاں پاؤں کے درمیان پٹائی پٹائی

دایاں پاؤں کے نیچے دایاں پاؤں کے درمیان پٹائی پٹائی

دایاں پاؤں کے نیچے دایاں پاؤں کے درمیان پٹائی پٹائی

دایاں پاؤں کے نیچے دایاں پاؤں کے درمیان پٹائی پٹائی

دایاں پاؤں کے نیچے دایاں پاؤں کے درمیان پٹائی پٹائی

دایاں پاؤں کے نیچے دایاں پاؤں کے درمیان پٹائی پٹائی

دایاں پاؤں کے نیچے دایاں پاؤں کے درمیان پٹائی پٹائی

دایاں پاؤں کے نیچے دایاں پاؤں کے درمیان پٹائی پٹائی

دایاں پاؤں کے نیچے دایاں پاؤں کے درمیان پٹائی پٹائی

دایاں پاؤں کے نیچے دایاں پاؤں کے درمیان پٹائی پٹائی

دایاں پاؤں کے نیچے دایاں پاؤں کے درمیان پٹائی پٹائی

دایاں پاؤں کے نیچے دایاں پاؤں کے درمیان پٹائی پٹائی

دایاں پاؤں کے نیچے دایاں پاؤں کے درمیان پٹائی پٹائی

دایاں پاؤں کے نیچے دایاں پاؤں کے درمیان پٹائی پٹائی

دایاں پاؤں کے نیچے دایاں پاؤں کے درمیان پٹائی پٹائی

دایاں پاؤں کے نیچے دایاں پاؤں کے درمیان پٹائی پٹائی

دایاں پاؤں کے نیچے دایاں پاؤں کے درمیان پٹائی پٹائی

حدیث نمبر ۲

موط امام مالک میں بروایت مالک بن انس عرسے۔

ث ابی عمر رضی اللہ عنہما کان لا یقرأ فی الصلوة (فتح القدیر)

ترجمہ

سیدنا محمد بن عمر رضی اللہ عنہما جوارہ میں تھے قرآن پڑھتے نہ کرتے تھے۔

حدیث نمبر ۳

عن سئل ابا هريرة كيف يصلي على الجنائز فقال ابو هريرة انا
 لعمر ك احبرك اتبعها من عند امها فدا وضعت كبريت و حمدت
 لله وصليت على نبيه ثم اقول اللهم عبادك و ابن عبدك و ابن
 امتك كان يشهد. (فتح القدیر)

ترجمہ

روایت ہے کہ میں نے عرض کیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ وہ نماز
 جنازہ کیسے پڑھتے ہیں، تو آپ نے فرمایا تمہاری عمر کی قسم میں بتاتا ہوں۔ میں
 میت کے سر سے اس کے ساتھ جاتا ہوں۔ جب میت رکھی جاتی ہے، تو تکبیریں کہتا
 ہوں اور اللہ تعالیٰ کی حمد، اس کے بعد نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتا ہوں۔ پھر یہ دعا
 پڑھتا ہوں: اے اللہ! تیرے بندہ جو تیرے لہجے سے درود بھیجتا ہے، تیری دعا سے
 میرا ہے، تو حید و رسالت کی گواہی دیتا ہے۔

غور کیجئے! حدیث ۱۰- بقرۃ اللہ تعالیٰ ہاں حدیث میں درجہ ہمارے
 درود و شریعت اور دعا کا کوئی ذکر نہیں ہے، قرآن پڑھنا، کلمہ پڑھنا، معلوم
 ہے کہ صحابہ کرام علیہم السلام میں سے کسی نے قرآن پڑھنا نہیں کرتے تھے

(موری ۲۳ دسمبر ۲۰۰۱ء)

ہاں تک کہ کتب کا مسودہ نہ تھا، نہ مرقیہ، نہ کلام، نہ کلامی میں

چند کر لکھ گیا۔ اور الحمد للہ اس مسجد میں میں نے مندرجہ ذیل کتب تصنیف کی تھیں۔

۱۔ "فضائل صلوٰۃ و سلام" صفحات ۳۶۸۔ موضوع درود شریف کی فضیلت

۲۔ "فضائل میلاد مصطفیٰ ﷺ" صفحات ۶۰۸۔ موضوع میلاد النبی ﷺ کی فضیلت

۳۔ "ربیع فی فضائل علم دین" صفحات ۵۰۔ موضوع علم دین کی فضیلت

۴۔ "قانونہ جدیدہ" صفحات ۲۸۸۔ موضوع علم صرف کے ۲ قوانین کی ثبوت۔

۵۔ "آراء احوال شرح شرح مائتہ عامل" موضوع شرح مائتہ عامل کا اردو ترجمہ

تشریح اور ایڈیٹر کیسے۔

۶۔ "فصل اعتکاف" صفحہ ۸۸۔ موضوع اعتکاف۔ احوال و مسائل۔

۷۔ "فضیلت شب برأت" شب برأت کی فضیلت اور احوال۔

۸۔ "ندائے رسول اللہ ﷺ" یا رسول اللہ ﷺ سے ناشات

۹۔ "بیعت طریقت" بیعت کی ضرورت اور مائتہ کامل کے وصف۔

۱۰۔ "حرفین شریفین" صفحہ ۸۸۔

۱۱۔ "تسلیں القلوب" ۹۷۲ صفحہ ۲۰۰۔ بیت بیات۔ ۱۳۰۰ حیات رسول اللہ ﷺ

۱۲۔ "مسائل فقہی پر مشتمل" نماز کے فضائل اور مسائل پر شاندار اور جواب تہمید۔

"Rules & Benefits of Itikaf"

(an English version of "Fazail-e-Itikaf")

۱۹۶۹ء میں صوفی محمد صادق کیانی نے حضور قبلہ علم حافظ الحدیث مرہوط خانی

پیراٹانی حضرت جلال الدین شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر

مکتبہ کاوٹی میں امام خلیفہ کیسے درخواست کی۔ تو حضور قبلہ عالم عالیہ رحمۃ نے مکتبہ میں

خدمت دین کیسے مجھے سیکھ کر کی ڈیوٹی لگا دی۔

فالحمد للہ رب العالمین۔ کہ میں نے مکتبہ میں رہ کر نہ ہی، ملی، تصنیف، تدریس اور

قیس بن مسleme بن۔ مکتب کی حویلیوں میں جامع مسجد (محمدیہ یورپی) تیار ہو گئی۔ درست تھے
 ہی صاحبان اس کی حویلیوں اور عوام (جوانیہ نقشبندیہ) بھی مددگار تھے لعل و کرم سے تیار ہو
 رہے۔ یہاں سے وہ مددگار بن گئے۔ ہاں بلکہ بیرونی قاضی ملک و طاعت کی عظیم تہنیتیں
 اور شاہ کا بھی سترین نظام ہوتا رہا۔

ملک کا ولی میں 969ء تا 1000ء کی طرح کے لوگوں سے رابطہ پڑا۔
 عقیدت مند، فخریہ اور خدمت گزار لوگوں سے اپنی پی تحفیت مدنی، فخریہ، خدائی و
 خدمت گزار کی باتیں یاد اور جان میں آتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حیرت
 عطا فرمائے اور دینی دنیاوی بھلائیوں سے مال مال فرمائے۔

اور بیسے لوگوں کا بھی سامن کرنا پڑا۔ کہ جن کی ہر وقت سوچ نیکی رہی کہ کس طرح
 مسجد و مدرسہ کو نقصان پہنچائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر بہت عطا فرمائے۔

مگر اللہ تعالیٰ نے مستقل مزاجی کا مظاہرہ کیا۔ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہمت سے ہم
 قسم سے خدمت کا بند نہ کیا اور 32 سال کا طویل عرصہ منگلا میں عزت و شان سے گزار دیا۔
 اب میرے رب کو یہ منظور ہوا کہ منگلا سے ہزاروں میل دور یہاں دیرینہ
 (برطانیہ) میں ایک کی خدمت برسوں (برطانیہ) میں میرے آنے کا ہر سبب
 جامع مسجد یہوریہ ملک کا ولی کے عظیم اعلیٰ جناب گرامی قدر حاجی محمد مالک صاحب جو
 منگلا میں ہماری مجلس سے سترین فہم خوان بھی ہیں کے فرزند اور جہاد اور ہمارے بیٹی
 تاجدار، خدمت گزار رشید و فاضل احمد صاحب ہیں۔ جو کہ منگلا میں تو ہر امر پر تھے
 ان کے یہاں سے میں بھی معارف میں شخصیت ہیں۔

مددگار کے لعل و کرم سے اور انکی عطا کردہ صدقہوں سے جامع مسجد کے
 پتہ محمد چوراشیہ۔ اور یہاں سے لوگوں میں یہ اتنا فائدہ پڑا جتنا
 Jamia Mosque
 Ghausia, 237, Albert Road, Aston, Birmingham, (U K)
 ن مسجد میں سے قیام سے 29 جنوری 2001ء کو جامع مسجد کے امام خطیب حیثیت

نے مجھے بلوایا گیا۔ دل کی گہرائیوں سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جامع مسجد کی کمیٹی کے
 پر فاضلوں اور شاہ و رشید و فاضل احمد صاحب کی اس عظیم خدمت کو قبول فرمائے۔ 29
 جنوری 2000ء کی رات ور 26 جنوری کا دن میری ہر طاعت و نیکی کا گواہ رہا۔ اللہ تعالیٰ
 مجھے یہاں رہ کر پچھروں میں بھی اپنے عین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس
 کتاب کا باقی حصہ اسی جامع مسجد غوثیہ میں بیٹھ کر لکھا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے پیار سے
 کریم کے صدقہ سے قبول و منظور فرمائے۔ (آمین بحرمت علیہ و علیہ السلام)

————— (احادیث پاک کا سلسلہ جاری ہے) —————

حدیث ۴

عن جابر رضی اللہ عنہ قال ما جاح لنا رسول اللہ ﷺ ولا نبیہم و
 غیر فی الصلوۃ علی المیت بشیء۔

ترجمہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اور
 حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے نماز جنازہ میں کسی آیت کے
 پڑھنے کو معین نہیں فرمایا۔

(بخاری المصنف جلد ۳ صفحہ ۲۹۳ طبعہ الاولیٰ ۱۴۰۶ھ)

حدیث ۵

عن عمرو بن سعید عن ابیہ عن حمزہ عن ثلاثین من اصحاب رسول
 اللہ ﷺ انہم لم یقوموا علی شیء من امر الصلوۃ علی الجنازۃ

ترجمہ

حضرت عمرو بن سعید سے روایت ہے کہ وہ چنانچہ ۳۱ سے اور وہ رسول اللہ ﷺ کے
 میں صحابہ کرام عظیم اوصیاء سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے جنازہ میں
 کسی معین چیز کے ساتھ قیام نہیں فرمایا۔

۱۰۲۔ تصنیف جلد ۳ صفحہ ۲۹۹ مطبوعہ دارۃ القرآن عربیہ الشریعہ، دہلی ۱۴۰۶ھ

حدیث ۶

عن عیسیٰ قال قلت لاصحابہ بن عبیدہ هل یشر علی المنہشی قال لا

ترجمہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے متنبہ بن عبیدہ سے پوچھا کہ یہ میت پر قرآن میں سے کچھ پڑھا جائیگا۔ انہوں نے فرمایا نہیں۔

(۱۰۲۔ تصنیف جلد ۳ صفحہ ۲۹۹ مطبوعہ دارۃ القرآن عربیہ الشریعہ، دہلی ۱۴۰۶ھ)

حدیث ۷

عن مسعود بن ابی برة عن ابیہ قال قال لہ رجل افر علی الجنائز لعلہ یتکلم قال لا یفر۔

ترجمہ

حضرت سعید بن ابی براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابی براء رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے پوچھا کہ میں نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھوں؟ فرمایا نہ پڑھو۔ (بخاری المصنف جلد ۳ صفحہ ۲۹۹ مطبوعہ دارۃ القرآن عربیہ الشریعہ، دہلی ۱۴۰۶ھ)

حدیث ۸

عن عبداللہ بن ابی سارۃ قال سالت سالیما أفتک المرأة علی الجنائز فقال لا یرقہ علی الجنائز

(۱۰۲۔ تصنیف جلد ۳ صفحہ ۲۹۹ مطبوعہ دارۃ القرآن عربیہ الشریعہ، دہلی ۱۴۰۶ھ)

حدیث ۹

عن مسعود بن ابی برة عن ابیہ قال قال لہ رجل افر علی الجنائز لعلہ یتکلم قال لا یفر۔

ولما حدثت بن مسعود رضی اللہ عنہ قال لا یوقت لکلی الصلوة

علی الجنائز دعا ولا قرأ کبریا کبر لا امام واخیر من الدعاء الحبیہ وہکذا روی عن عبدالرحمن بن عوف وابن عمر رضی اللہ عنہما انہما قال لا یس فیہما قرآن منی من امرائ و ناولی حدثت خبر رضی اللہ عنہ انہ کان فی علی سبیل الفناء لا علی وجہ قراء القرآن ولا فی هذا لیس بصلوة علی الحقیقہ انما فی دعاء واستغفر بکلمۃ الاری انہ لیس فیہما اركان الصلوة من الركوع والسجود والحیۃ لما بینا فیما سبق انہ الصلوۃ فی اللہ الدعاء واستراط الطہارۃ واستقبال القبلۃ لا یبدل علی انہما صلوۃ حقیقہ وان فیہا قرآن کسجدہ النکلوہ ولا ترفع الا بدی الا فی التکبیر الاولی لا امام الغوم فیہا سواء

ترجمہ

ہماری دلیل حضرت عبد بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ہے کہ دعاء بعد از نماز جنازہ میں نہ پڑھیں اور نہ قرآن مجید کی تلاوت نہیں۔ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کا جواب یہ ہے کہ انہوں نے نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھو یا نہ پڑھو؟ فرمایا نہ پڑھو۔ (بخاری المصنف جلد ۳ صفحہ ۲۹۹ مطبوعہ دارۃ القرآن عربیہ الشریعہ، دہلی ۱۴۰۶ھ)

خلاصہ کلام

ان تمام روایات سے یہ معلوم ہو کہ سورۃ فاتحہ یا کوئی بھی سورۃ تلاوت کی نیت سے سورۃ ہمارہ ہمیں پڑھنی منع ہے۔ امتداد کیسے جا رہا ہے۔ ہر حال دعا کی نیت سے بھی سورۃ فاتحہ کا پڑھنا بہتر و ضروری ہے۔ چونکہ سننے والے کو معلوم نہیں کہ سورۃ فاتحہ تلاوت کی نیت سے پڑھی جا رہی ہے یا کہ دعا کی نیت سے۔ اور پھر یہ کہ حسب تمام روایات میں صریحاً مذکور ہے کہ سورۃ ہمارہ میں تلاوت کی نیت سے کوئی بھی سورۃ پڑھی جائے۔ تو پھر بھی پتہ نہیں کیوں؟ وہاں یہ مقلد کہہ رہے تھے۔

﴿هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ﴾

ۛ

دوسرا حصہ

وہابیوں و دیوبندیوں کی فقہ کے

۱۲ مسائل عجیبہ

مسئلہ نمبر ۱

اگر یہ سہرا پہنایا جائے کہ رات وقت درجہ نماز کے وقت ذکر سے بعد ہوتا ہے
 نہیں ہوتا۔ اور رات کے وقت قدری طور پر نماز بھی جائز ہے۔ عبارت "سب اہل تہ"۔
 "پیش"۔ اور جماعت کے وقت ذکر کرنا مکروہ نہ بھی ہے۔ آخری میں "کوئی"۔
 حالت میں مذکور کر۔ تو گنہگار نہیں ہوتا۔ چنانچہ وقت قیوں طرف مڑنا اور پیچہ
 رانا بھی جائز ہے۔ خواہ کون کون میں یا میاں میں
 (بحوالہ فقہ محمدیہ۔ رحمہ اللہ ص ۱۰۱-۱۳۔ رحمہ اللہ ابن مصنف فیض الہادی)

مسئلہ نمبر ۲

"پاک ہے جو خاکل دوندے کا۔"
 (بحوالہ فقہ محمدیہ۔ رحمہ اللہ ابن مصنف فیض الہادی ص ۲۳)
 اس سے معلوم ہوا وہاں ہیں۔ در ذیل مزید کا بھی جو خاک پاک ہے۔

مسئلہ نمبر ۳

"چیز رنگے سے پاک ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اگرچہ ایک چیز بھی رنگے سے
 پاک ہو جاتا ہے۔"
 (بحوالہ فقہ محمدیہ۔ رحمہ اللہ ابن مصنف فیض الہادی)

مسئلہ نمبر ۴

"نہی ہر چند پاک ست۔" یعنی مٹی ہری طے سے پاک ہے

(بحوالہ فقہ محمدیہ۔ رحمہ اللہ ابن مصنف فیض الہادی)

اہم مالک اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ نسا کی مٹی پاک ہے۔ مگر وہ بیہ کے
 ایسا نسا کی مٹی پاک ہے۔ اس کا مطلب یہ ہو کہ پھر یہ غسل بھی نہیں کرتے ہوں
 ۔ اور پڑے پر لگی رہتی ہوگی۔ اور یہ ہر نماز پڑھتے ہوں گے۔ تو پھر ان کی نماز کیسی
 دن ۲۰ چھ سوٹ پڑھے۔ آخر سے ۱۰ کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔ ان میں
 ۱۰ یا ۱۰ سوٹ
 ۱۰/۱۰

مسئلہ نمبر ۵

"زیادہ تر صحیح قوں یہ ہے کہ کتے اور خنزیر کے عداوہ باقی تمام جانوروں کی مٹی
 پاک ہے۔"

(بحوالہ فقہ محمدیہ۔ رحمہ اللہ ابن مصنف فیض الہادی)

مسئلہ نمبر ۶

"اگر قمل اور دُر کے سوا کسی جگہ سے خون لکھ تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔"
 (بحوالہ فقہ محمدیہ۔ صفحہ ۶۱۔ رحمہ اللہ ابن مصنف فیض الہادی)

مسئلہ نمبر ۷

"اگر اس طرح میں نوتا وضو نہ ہوئے سے۔ وہ بھی، مدحوں سے۔"
 (بحوالہ فقہ محمدیہ۔ رحمہ اللہ ابن مصنف فیض الہادی)

مسئلہ نمبر ۸

”اسی طرح وضو نہیں ٹوٹا حتیٰ لگوائے سے“

(بحوالہ فقہ مجددیہ۔ زحیر ابوالحسن مصنف فیض بہاری)

معلوم ہوا کہ لہڑکے اندر دہائیوں کے دھوکا کوئی اعتبار نہیں...؟ تو جب وضو نہیں تو

نہا کیسی؟

مسئلہ نمبر ۹

وہابیہ کے نزدیک کتا، خنزیر، شراب، بھنے والا خون، یہاں تک کہ مردار بھی سب

پاک ہیں۔

”پس دعوے بخش عین بودن شگ و خنزیر و پید بودن خردم مسلوح و عیون مردار

ما قرام است“ یعنی کتے، درختنیز کو بخش عین کہنا اور شراب، بھنے والے خون، در عین مردار کا

پید ہونا صحیح نہیں۔ (بحوالہ عرف یادی۔ صفحہ ۱۰)

مسئلہ نمبر ۱۰

وہابیہ کے نزدیک بکھڑا مچا کر نہ۔

بحر صید۔ استثنیٰ بکھڑا کرے۔ (عرف کا، صفحہ ۲۳۵)

مسئلہ نمبر ۱۱

دہائیوں کے نزدیک کتا کتوں میں گر جائے تو کتوں پاک ہے جب تک اس کا

بہ دور جا رہا ہے۔

”سوئی چہ فرما چکے ہاں وہیں میں مسئلہ کہ اگر گدھا چاہاقتہ چہ حکم مست

ہوا۔ الجواب حکم چاہہ مذکور آفت کہ اگر آپ اس چاہہ از آفت دن شگ متغیر شدہ مست بلکہ

ہاں خود مست آں چاہہ پاک است۔“

سوئی یعنی کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر کتا کتوں میں

جائے تو اس پاک ہے۔ ہاں یہ حکم عین نہیں

ہاں۔ کتوں مذکور کا حکم یہ ہے۔ کہ کتے کے سے پانی حویں کا حصہ میں

ہوتا ہے۔ پانی حیات پر ہے تو کتا پاک ہے۔ (بحوالہ فتاویٰ مدبریہ ۳۰۔ مودعی مدبر حق)

مسئلہ نمبر ۱۲

وہابیہ کے نزدیک جلدہ تلاوت سب وضو بھی جائز ہے

”جلدہ تلاوت سے وضو بظاہر است“

یعنی جلد تلاوت جب وضو بھی جائز ہے۔

یہ سب جہوں کی فقہ کا حال ہے۔ کہ حال و حرام کی تمیزی قسم ہے۔ عجیب عجیب

سے مسائل مہرستان کی عادت ہے۔

لے چو مدینے کو چارہ گرد
 مجھ کو صیہ کی ہوا چاہیے
 نعمتیں دونوں عالم کی دیکر مجھے
 پوچھتے ہیں بتا اور کیا چاہیے
 عرض ہے میرے آقا! نظر
 آپ نے دو عالم کی دولت ملی
 اس سے بڑھ کر اور کیا چاہیے
 ہاتھ میں دامنِ معظی ۛ آگیا
 اس گنہگار کو اور کیا چاہیے

قیہ احصہ

۱۲ عقائق و بیہند یوں کے

۱۲ عقائقِ باطلہ

اور

اہل سنت والجماعت کے

۱۲ عقائقِ صحیحہ

وہابیہ کا عقیدہ نمبر ۱

یہودیوں، عیسائیوں کے ایک خدا سمجھتے ہیں۔ جتنا کہ جات و جہات
حدمت ہیں۔

”مدب (صحت) داخل تحت ہستی حق ہے۔ حقیقت تعالیٰ شہ کل مکا و
پر قادر ہے۔ کا قدرت سان قدرت ربانی سے مدسوح ہے۔“ (تالیف رشید یہ حد
در صحیحہ ۱۲۰) اور بالند مس ذالک۔

صحیح اسلامی عقیدہ

”لہ تعالیٰ سے جھوٹ تحمل بالدرست ہے۔“

یہاں پر قرآن کریم سورۃ النحل آیت نمبر ۶ میں ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّ لِّلْہٰی بُعُثْرُوْنَ عَمٰی اللّٰہُ لَکَذِبٌ لَّا یُفْلِحُوْنَ مَاعَ قٰلُوْا
وَلِہُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ

(ترجمہ) اے کفار! وہ تم کو جھوٹ کا فتنہ کرتے ہیں۔ وہ بھی

لذت میں پائیں گے۔ لیکن ان کی رندگی ہم پر ناقص رہے گی (بالترجمہ)

پیسے داراناک طلب ہے۔

معلوم ہو کہ لہ تعالیٰ پر جھوٹ کا الزام لگانے والے بھی لعاب کلمہ پائیں گے۔

یہاں وہ تو مدت حق کو بھی کہیں پائیں گے۔ ہم رات میں۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی

”شاخ“ سے مرعوب ہوتے ہیں مگر فتنوں کے شاعت نہ دیکھتے۔ جو اس حدیث شریفہ سے

تعالیٰ کے بھی ”تائید“ ہیں۔

چنانچہ قرآن کریم سورۃ صافات آیت ۳۵ میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَمِنَ اٰطٰفِہٖمْ مِّمَّنْ اٰتٰہِیْ عَلٰی الْکَذِبِ وَہُوَ یُذَنِّقِیْ عَمٰی

لامداد

(”جہاد اور میں شخص سے جو مسلمانوں کے خون پر جھوٹ، حد تک ہے

وہ عداوت سے لڑنا کا وظیفہ ہے۔

یہودیوں، عیسائیوں کا بھی مکمل حال ہے۔ یہاں آپ ﷺ کو اصل لحاظ قاری

مطابق شیخ وقرآن پر افسوس اور افسوس ہے۔ یہاں جو حد تعالیٰ پر جھوٹ کا فتنہ کرتے

ہیں۔ توحید تو حیدری رٹ لگاتے والے ہوتے کہ حد تعالیٰ محبوب ہوں ملتا ہے۔

چنانچہ قرآن حکیم سورۃ النساء آیت نمبر ۸ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَمَنْ اٰذٰنُکَ مِنَ اللّٰہِ حَدِیْثٌ

(ترجمہ) اور اللہ تعالیٰ سے تاجہ میں سن رہا ہے۔

اسی طرح قرآن پاک کے سورۃ النساء آیت نمبر ۱۲ میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَنْ اٰذٰنُکَ مِنَ اللّٰہِ قَبِلًا

(ترجمہ) اور حد تعالیٰ سے بڑھ کر سن رہا ہے معلوم ہو۔

حد تعالیٰ سے جھوٹ مٹنے والے ہیں۔ حد تعالیٰ کا جھوٹ مٹنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ

ہر مہم جو سے بڑھ کر سچا ہے۔ تو اس کا یہ ہونا وہ حد تک ہونا چاہیے۔ اور حد تعالیٰ

سے سچے اور سچے حد تک ہیں فرق۔ ہو گا۔

جھوٹ بولنے کی تین وجوہات

جھوٹ بولنے کی تین وجوہات دہی ہیں

۱۔

۲۔

۳۔

(۱) جھوٹ بولنے کی پہلی وجہ یہ ہے کہ حد تعالیٰ سے حد تعالیٰ

تو کہ جس نے اس کو پہچان لیا اور اس کو پہچان لیا
 کہ اس نے اس کو پہچان لیا اور اس کو پہچان لیا
 ان الله لا يخفى عليه شيء في الارض ولا في السماء
 کہ جس نے اس کو پہچان لیا اور اس کو پہچان لیا
 کہ جس نے اس کو پہچان لیا اور اس کو پہچان لیا
 کہ جس نے اس کو پہچان لیا اور اس کو پہچان لیا

کہ جس نے اس کو پہچان لیا اور اس کو پہچان لیا
 کہ جس نے اس کو پہچان لیا اور اس کو پہچان لیا
 کہ جس نے اس کو پہچان لیا اور اس کو پہچان لیا
 کہ جس نے اس کو پہچان لیا اور اس کو پہچان لیا
 کہ جس نے اس کو پہچان لیا اور اس کو پہچان لیا

وہابیہ کا عقیدہ نمبر ۲

کہ جس نے اس کو پہچان لیا اور اس کو پہچان لیا
 کہ جس نے اس کو پہچان لیا اور اس کو پہچان لیا
 کہ جس نے اس کو پہچان لیا اور اس کو پہچان لیا

صحیح اسلامی عقیدہ ۲

کہ جس نے اس کو پہچان لیا اور اس کو پہچان لیا
 کہ جس نے اس کو پہچان لیا اور اس کو پہچان لیا

کہ جس نے اس کو پہچان لیا اور اس کو پہچان لیا

وَلَا يَخْفَى عَلَى اللَّهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ

کہ جس نے اس کو پہچان لیا اور اس کو پہچان لیا
 کہ جس نے اس کو پہچان لیا اور اس کو پہچان لیا

۱۳۰ سورۃ البراقہ آیت نمبر ۳۸ میں ارشاد ہوا ہے۔

وَلَا يَخْفَى عَلَى اللَّهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ

کہ جس نے اس کو پہچان لیا اور اس کو پہچان لیا

(ترجمہ) کہ جس نے اس کو پہچان لیا اور اس کو پہچان لیا

کہ جس نے اس کو پہچان لیا اور اس کو پہچان لیا

چھپا نہیں

کہ جس نے اس کو پہچان لیا اور اس کو پہچان لیا

کہ جس نے اس کو پہچان لیا اور اس کو پہچان لیا

کہ جس نے اس کو پہچان لیا اور اس کو پہچان لیا

وہابیہ کا عقیدہ نمبر ۵

۱۰۰ سال پہلے ۱۸۵۰ء میں بنی پاکستان کا واحد رئیس۔ چوتھوں پہلے تھیں صدی کا
مردی تھی حیدر علی خان صاحب (۱۸۵۰ء تا ۱۸۵۷ء)۔

مستند ہا کے پیش رو ہیں۔ ان کے بارے میں کئی مضمون آئندہ صفحے پر
آئیں گے۔

۱- در صورتی که در یک سال دو بار بارش اتفاق افتد، بارش را در هر بار نصف می‌کنیم. مثلاً اگر بارش در یک سال دو بار ۱۰۰ میلی‌متر باشد، بارش در هر بار ۵۰ میلی‌متر خواهد بود.

صحیح اسلامی عقیدہ

یہ مذکورہ ناموں کا سامنے رہا وقتا فوقتاً یہاں پر طرح
مصر میں یہاں پر رحمت ہیں۔ اس سے یہاں پر

وَمَا يَرْسُوكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ (سورة النحل آية ١٠٤)

(۱۰) یہ دو چیزیں محبت و حسن واسطے
جسے مدد سے کہ اروپ محبتیں پیدا کرتا ہے اور اس سے

شمالی + پیر + کا یہی تصور ہے معنی : نیا + پرانا + اور
معنی : نیا + پرانا + اور

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

دہلیوں کا عقیدہ نمبر ۶

— ۱۰ —

(تاریخ و گونہ گونہ پخت)

یہ فی ای۔۔۔ دوپہر بھائی کے گھر چلو۔۔۔ بھائی

صحیح اسلامی عقیدہ

تاریخ ہندوستان

روز چهارشنبه (۱۳۰۱)

1. The first part of the document is a list of names and titles, including "The Hon. Mr. Justice" and "The Hon. Mr. Justice".

شہادتیں کے لیے

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ
بمؤلة الوالد اعلمکم

ما استقامت امرت من امر من امر
ما استقامت امرت من امر من امر
ما استقامت امرت من امر من امر

ما استقامت امرت من امر من امر

ما استقامت امرت من امر من امر
ما استقامت امرت من امر من امر
ما استقامت امرت من امر من امر

وہابیوں کا عقیدہ نمبر ۷

وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ یہ مصداق ہے
وہابیوں کا عقیدہ ہے

وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ یہ مصداق ہے

صحیح اسلامی عقیدہ

مصدقہ یہ ہے کہ حق پرستوں کا
مصدقہ یہ ہے کہ حق پرستوں کا

مصدقہ یہ ہے کہ حق پرستوں کا

مصدقہ یہ ہے کہ حق پرستوں کا

مصدقہ یہ ہے کہ حق پرستوں کا

مصدقہ یہ ہے کہ حق پرستوں کا

مصدقہ یہ ہے کہ حق پرستوں کا

مصدقہ یہ ہے کہ حق پرستوں کا

مصدقہ یہ ہے کہ حق پرستوں کا

مصدقہ یہ ہے کہ حق پرستوں کا

مصدقہ یہ ہے کہ حق پرستوں کا

مصدقہ یہ ہے کہ حق پرستوں کا

مصدقہ یہ ہے کہ حق پرستوں کا

مصدقہ یہ ہے کہ حق پرستوں کا

یعنی آپ ﷺ کو ان سب کا مالک بنادیا گیا اور مالک بھی ایسا کہ اختیار و مالک آپ
اختیار سے جس قدر چاہیں تقسیم فرمائیں و شرا فرمائیں۔

والله مفضل و لا قاسم

ترجمہ: اللہ حق و مالک ہے اور میں تقسیم کرنے والا ہوں۔

ان پھر انہوں کی تمہیں دی خدا نے ہر کار بنایا تمہیں مختار بنایا
یہ روئے کار کا جسے کوئی نہ پوچھے ایسوں کا تمہیں ہر روئے کار بنایا

یعنی یہ کہتا ہے میں نے آپ کو عیب سے محفوظ کر دیا ہے۔ کیا میں ہوتا ہے؟
اور یہ کہ آپ کے پاس اختیار ہے کہ تمہیں بھی عیب سے محفوظ رکھوں۔ میں نے میں
تمہیں عیب سے محفوظ کر دیا ہے۔ میں تمہیں عیب سے محفوظ رکھوں۔

میں نے یہ بھی کہتا ہے کہ آپ کو عیب سے محفوظ رکھوں۔ میں نے میں
میں نے یہ بھی کہتا ہے کہ آپ کو عیب سے محفوظ رکھوں۔ میں نے میں

میں نے یہ بھی کہتا ہے کہ آپ کو عیب سے محفوظ رکھوں۔ میں نے میں

اللہ شہید و شہید

میں نے یہ بھی کہتا ہے کہ آپ کو عیب سے محفوظ رکھوں۔ میں نے میں

وہابیوں کا عقیدہ نمبر ۸

ہابیوں اور یہودیوں کے نزدیک کسی ولی اور نبی کو تو نہیں
دیکھتے یہ چاہتا ہے کہ ہر مخلوق چھوٹا ہو جائے۔ وہ اللہ کی شان سے
بڑھ کر سے بھی بڑھا ہوا ہے۔ (۱۶۔ تہذیب الیوم ص ۱۶)

صحیح اسلامی عقیدہ

اللہ اور میں ﷺ و مسلمان امت ہیں۔ اللہ اور میں ﷺ
و مسلمان امت ہیں۔ اللہ اور میں ﷺ و مسلمان امت ہیں۔

(پارہ ۲۸ سورۃ المائدہ آیت ۸)
(ترجمہ) اللہ اور میں ﷺ و مسلمان امت ہیں۔ اللہ اور میں ﷺ

اللہ اور میں ﷺ و مسلمان امت ہیں۔ اللہ اور میں ﷺ
میں نہیں یہ بدعت جو مدعی وروائی کا قائل ہو کہ ہر مخلوق چھوٹا ہو جائے۔ وہ اللہ کی
اور میں ﷺ و مسلمان امت ہیں۔ اللہ اور میں ﷺ و مسلمان امت ہیں۔

دیجے گھرانے کے چشم و چراغ اور روشنی سے منصفہ انسانہ اولے
 • فضائل مہیا و مصطفیٰ • فضائل علم دین سے • قوت و سچ جلالیہ • فضائل صوفیہ و علم
 مراتب و علم کے منصفہ دارالعلوم جلالیہ نقشبندیہ کے ہتھ اور
 ممتاز عالم دین ہے

حضرت علامہ حافظ محمد زمان نقشبند کا تعارف

لیڈورٹ بہ چوہدری و دارالحدیث شیراز گورہ نائندہ نوئے وقت • جنگ منگل ڈیم •
 متاثر عام دین حضرت علامہ مولانا حافظ محمد زمان نقشبندی منڈی بہاؤ الدین کے
 رہنے والے ہیں۔ تحصیل پھالیہ کے قریب ایک قصبہ ”پھرے“ میں ۱۳۹۲ھ میں
 پیدائش ہوئی۔ قبلہ موصوف حافظ صاحب کے و مدحترم حضرت میاں محمد عظیم شاہ
 (مرحوم) نہایت ہی افسانہ اور اپنے کردار کی وجہ سے اپنی برادری اور عوام میں سے
 مقبول تھے (قبلہ حافظ صاحب دارالعلوم محمدیہ رضویہ بمبھکی شریف سے فارغ
 التحصیل ہیں۔ اور شیخ القرآن والحدیث حضرت سید محمد جلال الدین شاہ
 نور اللہ مرقدہ آستانہ عالیہ بمبھکی شریف کے خاص شاگردوں میں سے ہیں۔
 شیخ الحدیث حافظ صاحب موصوف پر فاضل شہادت فرمایا کرتے تھے۔ جناب قبلہ
 حافظ صاحب گوجرانولہ اور لاہور میں امامت، خطابت و درس و تدریس کے فرائض
 سرانجام دے چکے ہیں۔ اور ب عرصہ ۲۶ سال سے منگل کاولی کی جامع مسجد محمدیہ رضویہ
 (جو کہ مرکزی حیثیت رکھتی ہے) جس میں خطابت، امت کے فرائض بخوبی سرانجام

دے رہے۔ حضرت قبلہ حافظ صاحب منگل کی منگلا میں شریف آفریدی سے قبل منگل
 حسین و تدریس سے محروم تھے۔

قبلہ حافظ صاحب ۱۳۹۶ھ میں حضور قبلہ عالم حافظ الحدیث سید محمد جلال الدین شاہ
 صاحب بمبھکی شریف کے فرمان عایشان پر منگل شہ چلائے اور عرصہ تین سال بعد
 ۱۳۹۹ھ میں جامع مسجد محمدیہ رضویہ کے نام سے ایک خوبصورت مسجد کی بنیاد رکھی۔
 و رودست جناب کے تعاون سے اس کو تعمیر کیا۔ اس مسجد کی زیارت کرنے سے
 دل بانغ بانغ ہو جاتا ہے۔

قبلہ حافظ صاحب نے جامع مسجد محمدیہ رضویہ کے متصل دارالعلوم محمدیہ نقشبندیہ
 کے نام سے ایک مدرسہ کی بنیاد رکھی جس میں کافی تعداد میں طلبہ و طالبات تلامذہ قرآن
 پاک، حفظ القرآن، تفسیر القرآن کی تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔ قبلہ حافظ صاحب نے
 چند سالوں سے درس طالب کی کلاسیں شروع کی ہوئی ہیں۔ جن میں ہر ہفت روزہ طلبہ و
 طالبات نیاں پوزیشن حاصل کر چکے ہیں۔

حضرت مولانا حافظ محمد زمان نقشبندی نے مرکزی انجمنی مجاہدان مصطفیٰ کی بنیاد رکھی جس
 کے زیر اہتمام ۱۲ ربیع الاول کو منگل کاولی میں ایک عظیم شان جلوس نکالا جاتا ہے
 اور انجمن کے تحت جشن عید میلاد النبی کے موقع پر ہفت روزہ سجادت کرنے والوں
 کو انعامات دیئے جاتے ہیں۔ اور انجمن کے زیر اہتمام ۱۳ ربیع الاول بعد از نماز
 عشا دستار فضیلت سلسلہ میلاد پاک عظیم شان جلسہ ہوتا ہے۔

دارالعلوم جلالیہ نقشبندیہ میں مقامی طلبہ و طالبات کی تعلیم حاصل کر رہے
 ہیں لیکن اس کے علاوہ بیرونی طلبہ و بھی دارالعلوم میں تعلیم حاصل کر رہے

بخصوص اقدس شیخ القرآن حضرت مولانا حافظ محمد زماں نقشبندی
اذیہ قاضی محمد اکبر منگل بہشت

حافظ محمد زماں جی بڑے مہربان جی

میں تان میں سب کچھ وارد ہیں تیس جہت جگہ میں ہار گئیں
سب سنگ تلہریاں لنگ پار گئیں میر توں میں مان تران جی

حافظ محمد زماں جی بڑے مہربان جی

پیرا ہما ب رک کالا رکھ کر کے نقل سنی جی بڑے مہربان جی
جہاں سبق عشق دا پڑھیا نہیں درود غافلہ یاد کیا اسے سب کچھ لیا اللہ تران جی

حافظ محمد زماں جی بڑے مہربان جی

مہر دم مسجد اندر رہا اگر نا ذکر ربانی عاشق مئی ہما دا ارشد داد لونی
قول اپنے دا محکم بار ہے کوئی مرد پجانی علم اہل دیار دعوت سوجھوین عرفا دا میدان جی

حافظ محمد زماں جی بڑے مہربان جی

شام سویرے مسجد اندر رہا گل پل لاند نفی اثبات دل پانی دیکے بنیا خوب بجا خدا
دنگ برنگے یوئے لاکے منا پنا پر چا خدا اک علم تے اک فنہ بلیا کیسے کیت حفظ قرآن جی

حافظ محمد زماں جی بڑے مہربان جی

منزلتے چڑھتے قرآن سناؤ اگر چہ شری ہر پاسے خوش بوئی ہے بیکر عطر جنسی
میں انار سے کوہیا یا روئے کوئی سنگی مٹی مار دے کانگ پڑھی ہر پند کوئی چا پچان جی

حافظ محمد زماں جی بڑے مہربان جی

دولہ بہشت نگر میٹھ مرشد چند بڑا پیر حلال الدین سوہنا جانے بہت اندر
اللہ دی مین بیکے مارے تانگ کلاوا ما اللہ دی پھر بھی ری آیا لا اللہ تہ بجا جی

حافظ محمد زماں جی بڑے مہربان جی

حافظ صاحب بخش سے ادبی اکبر کل حصلہ کی جاناں کی سویرا میں تھیں ایسا کم دلا
جدھر جوں دھکے کھواں تو سر اللہ کرم کرو میرے سوہنے مرشد صوفیہ جی
حافظ محمد زماں جی بڑے مہربان جی

۴۔ قانونچہ جلالیہ

قبیلہ حافظ صاحب کی محنت و تہابیت کا اس کتاب سے آپ اندازہ لگا سکتے
ہیں۔ لغت پر قلم اٹھانی کوئی معمولی بات نہیں ہے۔

قارئین کرم: میں نے قبیلہ حافظ محمد زماں نقشبندی صاحب کو غلویت میں جہوت
میں دیکھا ہے۔ اول میں نے صاحب کو بہت قریب سے دیکھا ہے۔ میں بہت
جسمی طرح جانتا ہوں۔ کہ حافظ صاحب نہایت سفید پوش آدمی ہیں۔ چھ کتاب
کا تصنیف و طباعت کے مراحل سے گزر کر منظر عام پر آ جانا۔ یہ اس سعادت
بزد ہا زونیت کے مطابق سمجھتا ہوں۔ کہ حافظ صاحب کا اس میں اپنا کمال
نہیں بلکہ خدمت نے ان کو دین کی خدمت کے لئے چن لیا ہے۔

۵۔ فضائل و مسائل اعتکاف

اس کتاب میں حافظ صاحب قبیلہ نے اعتکاف کی فضیلت اور اعتکاف شریف
کے مسائل بڑے اچھے در عام فہم انداز میں بیان فرمائے۔ اور حافظ صاحب کی
طرح سے یہ کتاب پاکستان و سرحد کشمیر میں ہر سال میں مفت تقسیم کی جاتی ہے۔

۶۔ فضائل میلاد مصطفیٰ (کامل) علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ مآثر اللہ حافظ صاحب قبلہ کی چینی کتاب ہے۔ مضمون کے اعتبار سے یہ کتاب اپنی مثال آپ ہے۔ اس کتاب میں ۲۰ باب ہیں۔ روح کی غذا ایمان کی میناء ہمسر غالب علم کے لئے قندیل رحمت۔ اس کتاب کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے ۶ صفحات حرمین شریفین میں بیٹھ کر حافظ صاحب نے تحریر فرمائے۔ ۲۰ صفحات مسجد حرام مکہ شریف میں۔ اور ۴۴ صفحات مسجد نبوی پر مدینہ شریف میں۔ یہ کتاب خود پڑھیں اور دوسروں تک پہنچائیں۔

حضرات اقدس نے حافظ صاحب کو جہاں اور طریقوں سے نوازا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی غفلت ان میں ہے۔ کہ تراویح اور شبینزل میں منزل خوبصورت انداز میں پڑھتے ہیں اور منزل کی روانی کا یہ عالم ہوتا ہے۔ جیسے دریا کا پانی بڑی مستی سے رواں بہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ماہ رمضان شریف میں آپ کی اقتداء میں کثیر تعداد میں لوگ تراویح ادا کرتے ہیں۔

قبلہ حافظ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے پانچ صابروں سے اور ایک صاحبزادی عطا فرمائی۔ قبلہ حافظ صاحب اپنے زیر سایہ تعلیم حاصل کرنے والوں پر بڑی شفقت فرماتے ہیں۔ اور ہر ایک پر مہربان ہیں۔ یہ تاثرات صرف میرے ہی نہیں۔ ہر ایک کے ہیں۔ لیکن اتنی شفقت کے باوجود دین کے خلاف شریعت کے خلاف کوئی غلطی ہو جائے تو گرفت بھی فرمایا کرتے ہیں۔

قبلہ حافظ صاحب کے بڑے بھائی حضرت گرامی مدراسا والحقا مولانا

حافظ محمد اعظم نقشبندی صاحب (مرحوم) بھی جید عالم دین تھے۔ اور جامع مسجد جمال مصطفیٰ کریموسے سیشن منڈی بہاؤ الدین کے خطیب تھے زندگی کا بیشتر حصہ خدمت دینی میں گزار دیا۔

نذرانہ عقیدت

بخدمت اقدس استاد محترم جناب حافظ محمد زان صاحب
(محمد علی محمد اکرم و شاخ موضع سارو کی گجرات)

داخلہ لیا ہے ہم نے ترجمۃ القرآن میں
ان کے حصے سے خالی کوئی گوشہ نہیں
اپنا فرض اس خوبی سے نبھایا ہے
مشعل محمدی نے ہزاروں دل روشن کر دیے
سیکڑوں کو ناطقہ قرآن پڑھایا ہے
درس نظامی بھی خوب پڑھایا ہے
تہجد کے لئے اچھا جائگہ معمول ان کا
اکرم تھے بھی منزل نقیب ہو جائے گی
روز محشر جب محمد عربی کی دید ہو جائے گی

سلسلہ قادریہ سے خلافت و دستار خلافت

جون ۱۹۹۲ء میں حضرت قبلہ حافظ صاحب کی تصنیف کردہ کتاب فضائل میلاد مصطفیٰ علیہ السلام کی رونمائی کے لئے عظیم الشان محفل میلاد النبوی ﷺ منعقد ہوا جس میں حضور قبلہ مناظر اسلام شان اسلام منبع فیوض و برکات

غزالی دوران حاضری و در دست مال خطیب پاکستان حضرت علامہ حافظ قاری پیر
سید صاحبزادہ محمد عرفان شاہ صاحب خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ قادریہ
بغداد شریعت نے حضرت قبلہ حافظ صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی دینی و ملی
تدریسی تصنیف یعنی خدماتِ جلیلہ رفیعہ کی اپنے مخصوص انداز فکر اور اپنے مخصوص الفاظ
سے بڑی خوبصورت تعریف و ثناء اور سلسلہ قادیان سے **خلافت عطا فرماؤ**
اور اپنے نورانی ہاتھوں سے **دستارِ خلافت** بھی سر پہ باندھی اور
محقق اہلسنت کا لقب بھی عطا فرمائی۔

تنظیم المدارس (اہلسنت) پاکستان کیلئے خدمات

محقق اہلسنت حضرت مولانا پیر حافظ محمد زمان نقشبندی قادری صاحب ۱۹۹۲ء
سے لے کر ہر سالانہ و ششماہی امتحان میں مختلف امتحانی سنٹروں میں ناظم امتحان
(سینئر سپرنٹنڈنٹ) کے عہدہ پر فائز ہو کر طلبہ کے ملک گیر ادارہ تنظیم المدارس
(اہلسنت) پاکستان کی خدمت کر رہے ہیں۔

جامعہ احسن القرآن سنٹر دیند میں سالانہ امتحان کے لئے ۱۹۹۲ء میں ناظم امتحان
(سینئر سپرنٹنڈنٹ) کی ڈیوٹی ادا کی۔

جامعہ رحمانیہ اویسیہ بغدادیہ میرپور سنٹر امتحان مقبوضات میں ۱۹۹۳ء سالانہ امتحان
کے لئے ناظم امتحان کی ڈیوٹی ادا کی۔

جامعہ رحمانیہ اویسیہ بغدادیہ میرپور سنٹر امتحان مسجد نذر و ذکر فضل داد ۱۹۹۳ء
منشی امتحان کی ڈیوٹی ادا کی۔

جامعہ رحمانیہ اویسیہ بغدادیہ میرپور سنٹر امتحان بوٹر کالونی میں ۱۹۹۴ء کے سالانہ
امتحان کے لئے ناظم امتحان کی ڈیوٹی ادا کی۔

جامعہ رحمانیہ اویسیہ بغدادیہ میرپور سنٹر امتحان بوٹر کالونی ۱۹۹۴ء منشی امتحان
کے لئے ناظم امتحان کی ڈیوٹی ادا کی۔

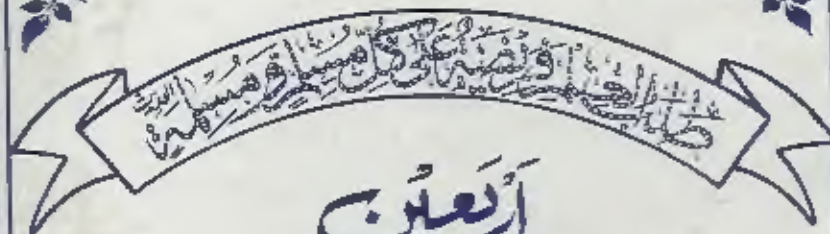
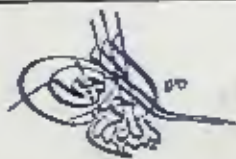
جامعہ اویسیہ بغدادیہ سنٹر امتحان مرکزی جامع مسجد مفتی عبدالکیم میرپور میں
جنوری ۱۹۹۵ء سالانہ امتحان کے لئے ناظم امتحان کی ڈیوٹی ادا کی۔

محقق اہلسنت پیر حضرت قبلہ حافظ صاحب نے تنظیم المدارس کی حمایت و اصول
و ضوابط کے مطابق ہر سال بلکہ ہر بار امتحان کے لئے تنظیم المدارس کے وقار کو بلند کیا ہے۔
اگر کوئی امیدوار نقل لگاتا ہوا پکڑا جائے تو اس کی مضبوط گرفت کرتے ہیں۔ اور
اگر کوئی ایسے امیدوار کی معافی کے متعلق درخواست کرے تو قبلہ حافظ صاحب
ارشاد فرماتے ہیں۔ میں تنظیم المدارس کے سامنے فدا رہی نہیں کر سکتا۔ حضرت پیر
قبلہ حافظ صاحب ارشاد فرماتے ہیں اٹھو کہ ہر امتحان میں مقبول کا بازار گرم ہوتا
ہے۔ اور طلباء امتحان کے دوران ایسی ایسی شرمناک حرکتیں کرتے ہیں۔ جن کا بیان
بیان نہیں۔

۱۹۹۳ء سے لیکر نماز فجر میں ایک سال کے قلیل عرصہ میں قرآن پاک ختم

حضرت قبلہ پیر حافظ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے جہاں اور عربوں سے فائز ہے ان
میں سے ایک یہ بھی ہے کہ نماز فجر میں ایک سال کے قلیل عرصہ میں قرآن پاک
ختم فرماتے ہیں جو کہ یک ماہ رمضان کی نماز فجر کو شروع ہوتا ہے۔ انیس شعبان
المعظم کو نماز عشا میں ختم ہوتا ہے۔ پاکستان میں شاید ایسی کوئی مثال ملے۔
اور مرکزی جامع مسجد محمدیہ نوریہ منگلا کالونی کے نمازیوں کی خصوصیت اور
فروش نصیبی ہے۔

مرآت العوائل لکھ کر حضرت پیر قبیلہ حافظ صاحب نے طلباء اور طالبات
 پر احسان عظیم فرمایا ہے اور رہتی دنیا تک حضرت پیر قبیلہ حافظ صاحب کا ناکاروشن
 رہے گا۔ اتنے محدود مسائل میں ۵۵۴ صفحات پر مشتمل کتاب کی طباعت قسب
 حافظ صاحب کا بڑا کارنامہ ہے۔



أربعين

في

فضائل علم دين

مؤلفه

مؤلفه محمد زمان نقشبندی

مؤلفه العلوم بکالیه نقشبندیہ (پشاور) جامعہ محمدیہ
شعبہ نشر و اشاعت

دارالعلوم محمدیہ نقشبندیہ (پشاور) منگل اکاؤنی